Presented by: https://jafrilibrary.com

سوانح

جناب زعفر جن رحمۃ اللہ علیہ

مصنف:

زبدۃ العلما سید آقا مہدی لکھنوی مرحوم

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

40

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

*

جمعیۃ خدامِ عزاء کا ۷۳واں شمارہ

روزِ عاشور شرفِ شہادت سے محروم رہ جانیوالا فرماں بردار

زعفرِ جن

*

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی لکھنوی نے
بسترِ مرض پر بعمر ۸۲ سال ترتیب دلوائی

رحمت اللہ بک ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر کراچی ۷۴۰۰۰
فون: 2431577 - 2440803

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	عرضِ ناشر	۴	۱۰	سنی مورخ کا قول	۳۰
۲	قوم جن ملائکہ اور ارواحِ		۱۱	سنی مفسر کی رائے	۳۰
	انبیاء کا روزِ عاشورا		۱۲	دوسرا بیان	۴۰
	نصرتِ امام حسین کے لیے آنا	۷	۱۳	مذنیب	۴۲
۳	روزِ عاشورہ زعفر جن کا		۱۴	تیسرا بیان	۴۳
	نصرتِ امام حسینؑ کے لیے		۱۵	چوتھا بیان اور	
	کربلا پہنچنا	۱۱		طالبعلم کی ترجمانی	۴۴
۴	مظلومِ کربلا کی فوج	۱۴	۱۶	پانچواں بیان کتب خانہ	
۵	پہلی فوج	۱۷		مشہد رضوی کی تحریر	۴۵
۶	دوسری فوج	۲۰	۱۷	نیاز فتحپوری کی تائید	۴۸
۷	تیسری فوج	۲۱	۱۸	مخالفین گریہ سے خطاب	۴۸
۸	امام باڑہ نواب آصف الدولہ		۱۹	اظہارِ حقیقت	۵۰
	مرحوم لکھنؤ میں جنات کا ماتم	۲۲	۲۰	ادبیات	۵۲
۹	زعفر جن سلطانِ کربلا کی		۲۱	اطلاع جدید	۵۲
	بارگاہ میں بنی جان کا		۲۲	وجودِ جن پر ایک	
	ورود نصرت	۲۷		گرامی نامہ کا جواب	۵۳

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۳	جواب الجواب		۳۲	ابن اثیر جزری	
	پر نقد و نظر	۶۲		کا بیان	۸۱
۲۴	مرقوم بالا آیت		۳۳	شاہ عبدالعزیز	
	پر مترجمین فریقین			محدث دہلوی کا بیان	۸۱
	کے نوٹ	۶۸	۳۴	روایت زعفر جن	
۲۵	افہام و تفہیم کا			لکھنے والے مؤلفین	
	ایک اور طریقہ	۷۰		کے اسماء	۸۳
۲۶	ایک انگریز ڈاکٹر		۳۵	ساتواں بیان	۸۴
	کی مہر تصدیق اور		۳۶	اس روایت کا	
	بوعلی سینا کا قول	۷۰		ایک شاہد	۸۵
۲۷	تین علماء اہلِ سنت		۳۷	زیر بحث روایت پہ	
	کا مصدقہ قول	۷۰		علامہ کنتوری کی	
۲۸	اقرار وا نکار	۷۲		محققانہ رائے	۸۸
۲۹	دو عبرتناک اقدام	۷۴			
۳۰	فرزند رسول				
	الثقلین کا جن و				
	انس میں ماتم	۷۵			
۳۱	قاضی بدرالدین شبلی				
	حنفی کا بیان	۸۰			

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عرضِ ناشر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سبحان اللہ خالق ما یریٰ وما لا یریٰ (دعا)

قدرت نے ہر مکلف کے لئے ایک راہنما کی ضرورت کو اپنا پہلا فرض قرار دیا۔ اس سلسلہ میں یہ اشارہ بھی ہے۔ "اے گروہ جن تم کو انسانوں سے اکثریت میں ہو" یہ قرآنی آواز ہے اور خالق کی طرف سے مردم شماری کا وہ اعلان ہے جس کے خلاف کوئی تحقیق کامیاب نہیں۔ اس نظریہ کو دیکھنے کے بعد یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ہم دنیا کے ذرات کا حساب نہ کرسکے تو جو اکثریت اولاد آدم کو اقلیت قرار دیتی ہے اس کا شمار اور تشکیل بشری طاقت سے باہر ہے مگر یہ اقتدار ہے خلاق عالم کے مقرر کئے ہیں پیشوا کا جس نے جن و انس دونوں سے اپنی روحانی طاقت منوائی اور ایک کمزور مخلوق ہوتے ہوئے دنیا کی پوری آبادی جن و انس سے اپنا کلمہ پڑھوایا۔ جو کتاب آپ کے سامنے پیش ہونے والی ہے وہ مصنف مدظلہٗ کی انوکھی شاہکار نہیں بلکہ اس پر وہ اپنے شباب سے قلم اٹھا رہے ہیں۔

ہندوستان کے پھلوں میں آم۔ عربستان کا رطب (کھجور) کی جتنی قسمیں ہیں اس کا اندازہ اسی شخص کو ہو سکتا ہے جو نباتات

سے بھرپور تجربہ رکھتا ہو اسی طرح جانوروں میں جس کو ہم سب سے پست مخلوق چیونٹی کہتے ہیں۔ اس کی جتنی قسمیں ہیں اس کو حیوانات کا ماہر سمجھتا ہے اور قرآن حکیم میں پورا سورہ اس کے نام سے اپنی آخری کتاب میں رکھا۔

انسان اشرف المخلوق ہے اور صورت و شکل کے اعتبار سے عام بشر یکساں ہیں مگر ان کی نسلیں طبقہ زبانیں صورتیں صوبہ وار اور وطن کے اعتبار سے ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ ان کا امتیاز ان کا وطن اور ان سرزمین کا پتہ دیتا ہے۔ جہاں کے وہ رہنے والے ہیں۔ عرب و عجم اور دنیا کے تمام ممالک کے باشندے اپنے شکل و خصائص کے اعتبار سے پہچانے جاتے ہیں اور گورا اور کالا ہونا ان میں مشترک ہے انسان اشرف المخلوق ہے مگر اکثریت تک نہیں پہنچا اور قرآن حکیم نے جہاں انسان کے پیدائش سے پیری تک ہر دور پر بحث کی اور اس کی روشنی میں مصنف نے اپنی جوانی کے مقالات شیعہ لاہور کے کالموں میں قوم جن پر نوعی اعتبار سے قلم اٹھا کر مدتوں لاہور کے موقر جریدے کے کالم سیاہ کئے اور حقیقت جن پر وہ بحث کی جو یقیناً اسلامی کتاب اکام المرجان سے زیادہ طویل ہے۔ یہ وہ وقت ہے کہ مولانا موصوف کے مقالات شیعہ کے صفحات میں علامہ مرزا احمد علی امرتسری مرحوم کے نوٹ کے ساتھ شائع ہوتے تھے۔

قوم کے جمود اور علوم کے ناقدردان زمانہ کے ہاتھوں یہ مقالات حد اتمام کو نہیں پہنچے اور آپ کا قلم حضرت امام حسینؑ تک پہنچ کر روک دیا گیا جس کے نوٹ تصانیف کی اصل ذخیرہ میں موجود ہے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

سوانح زعفر جن اس کا اقتباس نہیں ہے اور نہ اس وقت کے شائع شدہ مقالات کو دوبارہ زندہ کیا جانے والا ہے بلکہ حسینیت پر آپ کے مضامین کا مجموعہ ہے جو واقعۂ کربلا پر مضبوط کڑی ہے اور الواعظ کے دورِ آخر کے پاکستان پہنچنے کے چند مقالے ہیں جن کو یکجا کر کے اس عظیم ناشرِ دین کا جذبہ حاضر ہے اور شخصی حالات کے تبصرہ پر جو شکوک ایک نیم ملا کو ہو سکتے تھے۔ اس کے محققانہ جوابات تاریخی مناظرانہ ادبی کارنامہ دیکھ کر امید قوی ہے کہ عزاداری پر بہتر روشنی پڑنے کے ساتھ اس حدیث پر ایمان لانے والوں کی تشفی ہوگی۔ مومن کی نیت اس کے عمل و کردار سے بہتر ہے۔ نصرت کی اجازت نہ پانے پر بھی ناصروں میں شمار ہو سکتے ہیں۔

ادارہ

یکم ربیع الاوّل

۱۴۰۰ھ

لطیف آباد یونٹ نمبر ۸ C1

مقدمہ

قوم جن ملائکہ اور ارواح انبیاء کا روزِ عاشوراء نصرت امام حسین علیہ السلام کے لیے آنا

روزِ عاشوراء بعض واقعات ایسے رونما ہوئے ہیں کہ جن کا ذکر کرنا ضروری ہے تاکہ اقتدار امام منصوص من اللہ ظاہر ہو سکے۔ انہی واقعات میں سے زعفر جن کا امام حسین علیہ السلام کی مدد کے لیے حاضر ہونا ہے اس واقعہ کو اکثر کتابوں میں تفصیلاً اور مجملاً بیان کیا گیا ہے۔ شیخ فخرالدین اپنی کتاب منتخب میں فرماتے ہیں کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کے جملہ یار و انصار۔ بھائی بھتیجے بھانجے سب شہید ہو گئے اور امام حسینؑ یکہ و تنہا رہ گئے۔ تو اس وقت اتت افواج من الجن الطیبات ۵ – یعنی کہ جنوں کی فوج ہوا پر پرواز کرتی ہوئی کربلا پہنچی امام حسینؑ کی خدمتِ اقدس زعفر جن حاضر ہوا۔ قدم بوسی کا شرف حاصل کیا اور عرض کیا۔ یا حسین نحن انصارک فمرنا بامرک ما تشاء فلو امرتنا یقتل کل عدو لکم لفعلنا یعنی عرض کیا اے مولیٰ ہم آپ کے انصار میں مدد کرنے والے ہیں یہ وہی فوجِ اجنہ ہے کہ جو مکہ معظمہ سے بسمت کربلا سفر کرتے ہوئے امام حسینؑ کی نصرت کے لیے آئی تھی جس پر امام حسین علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ اب تم چلے جاؤ روز جمعہ دہم محرم کو کربلا میں آنا چنانچہ قوم جن چلی گئی اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا بروز عاشورہ محرم کربلا میں وارد ہوئی مگر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امام حسین علیہ السلام نے ان کو نصرت کرنے سے روک دیا۔ صدر عالیقدر یعنی مؤلف کتاب روائح القدس نے نظم میں اس واقعہ کو پیش کیا ہے ؎

بزرگ جنیاں چوں شاہ را دید
بعد تعظیم خاکِ را بوسید

بخاک افگند آب از دیدگانش   چہ سبزہ بوسہ زد بر پائے سرورش
بگفتا جن وانس اندر پناہت   ستارہ خاکروب بارگاہت
زمین باد آنکہ او شاداب نخواہد   خراب آنکس کہ آبادت نخواہد
اگر اے شاہ شاہان دو عالم   شدی بیکس درایں صحرا مخور غم
کہ ما یار حسینؓ بن امیریم   ہمہ در خدمت فرمان پذیریم
اگر فرمان دہد شاہ ولایت   کنند کار عدو بر ما حوالت

بیکدم خون این خواہ خوادہ کافرا
بریزم پاک سازم این جہاں را

خلاصۂ اشعار یہ ہے کہ فوج اجنہ کے سردار نے جب شاہ مظلوم کو کربلا میں دیکھا تو بعد تعظیم و تکریم خاک قدم شاہ کو بوسہ دیا۔ آنکھوں سے آنسو بہائے۔ اور عرض کیا اے شاہ مظلوم جن وانس سب آپ کی پناہ میں ہیں آپ سب کے سلطان و شاہ ہیں اور آسمان کے ستارے آپ کی بارگاہ کے خاکروب ہیں۔ اور اگر اے شاہ دو عالم آپ اس صحرائے کربلا میں بیکس ہیں تو اس کا غم نہ کریں اس لیے کہ ہم آپ کے جاں نثار، مددگار، یاور و ناصر ہیں آپ ہمارے امیر حضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام کے فرزند ہیں جو آپ حکم دیں ہم اس پر عمل کریں گے۔ اگر آپ کا حکم ہو اور ان دشمنان دین کو ہمارے حوالہ کردیں تو ہم ان خونخواروں

کو ابھی ابھی ختم کردیں گے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کردیں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے ان کو دعائے خیر دی، اور فرمایا۔ جزاکم اللہ خیرا انی اخالف قول جدی۔ اے گروہ جن جاننا چاہئے کہ میں اپنے جد رسولؐ خدا کے قول کی مخالفت نہیں کرسکتا شہادت مقدر ہو چکی ہے مجھ سے میرے نانا نے فرمایا ہے کہ ان اللہ شاء ان یراک مقتولا ملطخا بدمائک مخضبا شیبک بدمائک مذبوحا من قفاک۔ یعنی اے نور دیدہ حسینؑ اللہ کی مشیت یہی ہے جو کہ جاری ہو چکی ہے کہ میں اپنے خون میں غلطاں ہوں خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں پس گردن سے میرا سر جدا کیا جائے میرے نانا نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قد شاء اللہ ان یری حرمک سبایا علی اقتاب المطیا۔ یعنی کہ خدا چاہتا ہے کہ تیرے اہل حرم اسیر ہوں۔ شتران بے کجاوہ پر سوار کیے جائیں اور شہر بشہر تشہیر کیے جائیں وانی و اللہ سا صبر اور میں صبر کرنے والا ہوں، اور میں مقتول ہونے کیلئے تیار ہوں ابھی گروہ جناں مصروف گفتگو تھا کہ آسمان کے دریچے کھل گئے۔ اور ملائکہ صف صف نازل ہونا شروع ہوئے اور خدمت امام حسین علیہ السلام میں نصرت کے لیے حاضر ہوئے ؎

پس ملائک جوق جوق پیش آمدند   بہر عرض حال خود پیش آمدند
کای وجود موجد امکان ما   درگہ عزت پناہ جان ما
گرچہ از عشق تو بالی بہرہ ایم   لیک در مہرت بعالم شہرہ ایم

گشت سرخیل ملائک جبرئیل
چوں بنات بے شالث شد قبیل

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نصر منصور ملک را تو شہی
زامرت ہستند تا فرمان دہی
جملگی در عہد و پیمان توایم
غرقۂ دریای احسان توایم
یاری جدت رسولؐ تاجدار
کردہ ایم ای تو مرادو را یادگار
بہر امداد تو اے جان آفریں
آمدیم اینک وز گردون بر زمیں
شاہ لب بکشود کائی افلاکیان
ذی مجرد از مزاج خاکیان
گیرم ایں لشکر ہمہ بے جان شوند
خلق عالم بندۂ فرمان شوند
زندہ خواہد گشت یا اکبرم
یا شود زندہ علیؑ اصغرم

خلاصہ ان اشعار کا یہ ہے کہ آسمان کے دریچے کھل گئے اور ملائکہ صف بستہ نصرت کے لیے آ گئے جبرئیل سردار ملائکہ نے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اے شاہ دو عالم ہمیں حکم عطا ہو تاکہ ہم آپ کے حکم پر عمل کریں بمقصد یہ تھا کہ ہم اگر آپ حکم دیں تو اس قوم جفاکار کو تباہ و برباد کر دیں۔ تمام ملائکہ آپ کے زیر فرمان ہیں۔ ہم آپ کے جد نامدار رسولؐ مختار کے دوست ہیں ہم تو آپ کی نصرت و مدد کے لیے آئے ہیں ورنہ کہاں آسمانی مخلوق اور کہاں زمین ہمیں حکم ہو تو اس لشکر بے دین کو ختم کر دیں۔ اس پر حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے جبرئیل میرا علی اکبر اور علی اصغر جو شہید ہو چکے کیا زندہ ہو جائیں گے جب اکبر و اصغر ہی دنیا سے رخصت ہو گئے تو اب حسینؑ کس طرح تمہیں اذن جہاد دے بعدہٗ انبیاء و مرسلین کی ارواح مقدسہ حاضر ہوئیں۔ زمین و آسمان نے اپنی اپنی زبان میں مولائے کائنات کی خدمت میں عرض کیا کہ اے مولا ہم نصرت کے لیے حاضر ہیں۔ اگر حکم ہو تو زمین شق ہو اور لشکر عمر ابن سعد

زمین پر دھنس جائے لیکن امام حسین علیہ السلام نے ہر جماعت کو اذن جہاد دیا نہ ملائکہ کی نصرت قبول کی اور نہ ارواح انبیاء کی نصرت قبول کی اور نہ زمین و آسمان کی نصرت قبول کی کیونکہ امام حسینؑ علیہ السلام کا استغاثہ برائے اتمام حجت تھا۔

روز عاشورا زعفر جنؑ کا نصرت امام حسین علیہ السلام کے لیے کربلا پہنچنا

خیبر العلم فتح ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جنوں کے بادشاہ کے قتل ہو جانے کے بعد زعفر جن کو جو مشرف باسلام ہو چکا تھا۔ اس کی جگہ بادشاہ اجنہ مقرر فرمایا اور اس کی رسم تاجپوشی عمل میں آئی۔ اور اس کی تاجپوشی کے تیئیس سال بعد جب کہ زعفر اپنی رسم تاجپوشی منا رہا تھا جشن آراستہ تھا کہ دو جن روتے ہوئے زعفر کے پاس آئے زعفر نے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارا گزر زمین کربلا پر ہوا۔ ہم نے دیکھا کہ حسین ابن علیؑ یکہ و تنہا رہ گئے ہیں یا ور و انصار، عزیز و اقارب بھائی بھتیجے سب قتل ہو چکے ہیں اور امام مظلوم استغاثہ بلند کر رہے ہیں آیا ہے کوئی ایسا کہ جو اس بیکسی میں ہماری مدد کرے۔ آیا ہے کوئی ایسا کہ جو ذریت فاطمہؑ کی حمایت کرے۔ اور دوسری طرف امام حسینؑ کے خیموں میں العطش العطش کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ ہم نے یہ واقعہ دیکھ کر تم کو بعجلت تمام خبر دی جیسے ہی زعفر جن نے یہ باتیں سنیں جشن ختم کر دیا سوگوار لباس پہنا اور اپنے لشکر کے ساتھ کربلا کی طرف روانہ ہوا۔ علامہ دربندی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نے اس واقعہ کو تفصیلاً نقل کیا ہے اور ہم زعفر جن کی زبانی درج کرتے ہیں زعفر جن کہتا ہے کہ جب میں وارد کربلا ہوا کر چار فرسخ سے چار فرسخ کے رقبہ میں دشمن کا لشکر پھیلا ہوا ہے۔

اور امام حسین کی مدد یاوری کے لیے منصور فرشتہ اپنے گروہ کے ساتھ حاضر ہے اس کے گروہ کی تعداد تقریباً کئی ہزار ہے۔ نصر فرشتہ بھی اپنے گروہ کے ساتھ موجود تھا۔ جبرئیل، میکائیل، اسرافیل بھی دوسرے فرشتوں کو اپنے ہمراہ لیے ہوئے موجود تھے اور منتظر اذن امام مظلوم تھے۔ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی ارواح بھی موجود تھیں اور خود آنحضرتؐ موجود تھے۔ فرما رہے تھے ولدی العجل العجل انا مشتاقون لیکن امام حسینؑ ایک ہزار نو سو پچاس زخم کھائے ہوئے لشکر اعداء کے سامنے کھڑے ہیں۔ اور ملائکہ، ارواح انبیاءؑ سامنے موجود ہیں مگر سب خاموش ہیں۔ زعفر جن کہتا ہے کہ ناگاہ امام حسین علیہ السلام نے میری طرف نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ میری طرف اشارہ کیا فرمایا، نزدیک آؤ۔ میں نزدیک گیا رکاب کو مس کر کے بوسہ دیا۔ میں نے اپنا لشکر پیچھے چھوڑا تھا۔ اور خود امام مظلوم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

روضۃ الشہداء نے زعفر جن کے آنے کے سلسلہ میں لکھا ہے کہ اس کا نام ارغوان زاہد تھا۔ اور عظیم الجثہ تھا۔ نور الائمہ کتاب میں ہے کہ وہ آنے والا عجیب مہیب شکل تھا اور ایک عجیب طرح کے گھوڑے پر سوار تھا۔ زعفر نے امام علیہ السلام کو سلام کیا اور آپ نے جواب دینے کے بعد فرمایا کہ اے زعفر زاہد تو کہاں رہا۔ اس نے کہا کہ مولیٰ میں اپنی رسم تاجپوشی کا جشن منا رہا تھا کہ مجھے خبر ملی کہ آپ کربلا میں اس حالت میں ہیں مولیٰ مجھے اجازت عطا کیجیے۔ آپ نے فرمایا کہ اے زعفر تمہاری یاوری وفاداری سے خدا اور رسول خوش ہیں لیکن اے زعفر میں تمہیں کس طرح

اجازت دوں جب میرا علی اکبر زندہ ہے نہ قاسم نہ عون و محمدؑ اور نہ علی اصغر باقی ہے اے زعفر زمین مقتل لاشوں سے بھری ہوئی ہے پھر آپ نے حکم دیا کہ اے زعفر واپس جاؤ اور میری مصیبتیں یاد کر کے گریہ کرنا۔ زعفر حکم امام مظلوم سن کر نصرت کرنے سے مایوس ہو گیا اور بیر العلم واپس آگیا۔ اس نے وہاں پہنچ کر مجلس عزا قائم کی اس کی ماں نے دریافت کیا اے بیٹا یہ مجلس عزا کیسی ہے۔ اس کا فرزند بھی آگیا اور کہنے لگا کہ اے بابا آپ کی یہ کیا حالت ہے اس نے واقعہ کربلا بیان کیا اور کہنے لگا کہ حکم امام واجب ہے اس کی ماں نے کہا کہ اے بیٹا میں قیامت میں فاطمہ زہراؑ کے سامنے سرخرو ہونا چاہتی ہوں تو میرے ساتھ کربلا چل میں امام حسینؑ کی خدمت میں التماس کروں گی شاید کہ مولیٰ تجھے اذن جہاد دیدیں۔ زعفر جن اور اس کی ماں دونوں کربلا پہنچے مگر اے شیعو وہ وقت تھا کہ حسینؑ کا سر نیزہ پر بلند ہو چکا تھا۔ سیاہ آندھیاں چل رہی تھیں قتل الحسین بکربلا ذبح الحسین بکربلا کی آوازیں بلند تھیں خیام اہل بیتؑ میں آگ لگ رہی تھی۔ الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین۔

والسلام
اکبر ابن حسن
منیجر
رحمت اللہ بک ایجنسی۔ کراچی ۲

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

مظلوم کربلا کی فوج

"شاہ است حسینؑ بادشاہ است حسینؑ"

وَاَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا

سلاطینِ دُنیا میں وہی سب سے بڑا شہنشاہ سمجھا جاتا ہے جس کی ٹڈی دل فوج ہو اور جنگی طاقت میں کوئی ملک اُس سے بڑھا ہوا نہ ہو۔ سکندر کی حربی طاقت جنود فرعون جمشید کا لاتعداد لشکر فریدون کی سپاہ ضحاک مار دوش کے سپاہی نمرود کی فوج محتاج بیان نہیں ہے مگر یہ ساری طاقت الٰہی طاقت کے سامنے سر بسجود نظر آتی ہے اور باہمی جنگ میں خواہ کتنی ہی کامیابی کیوں نہ حاصل ہو مگر جب الٰہی طاقت سے تصادم ہوتا ہے تو ایک عصمت پوش کے لبوں کی جنبش صفوں کو درہم و برہم کر دیتی ہے کسی کے آسمان کی طرف بلند ہوتے ہوئے ہاتھ غضب الٰہی میں جذب پیدا کرتے ہیں اور ہر سمت عالم آب نظر آتا ہے اور طوفان غضب سے خود اُس نبیؑ کے نااہل زن و فرزند بھی نہیں محفوظ رہتے قوم نوحؑ گرداب

فنا میں جیسی کہ شکست ہوئی۔ موسیٰؑ و ہارونؑ دو بھائیوں نے فرعون کے تخت و تاج کو رود نیل میں غرق کر دیا اور راکب و مرکب موت کے گھاٹ اُتار دیے گئے۔ آدمؑ سے عیسیٰؑ تک اور پھر حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کو مادی طاقتوں کا سامنا رہا اور الٰہی قوت نے مادیت کو دبا لیا۔ انسانیت کی داغ بیل پڑنے کے ساتھ ہی ہم دیکھتے ہیں کہ حق و باطل میں ہمیشہ تصادم رہا اور قدرت نے اپنے مظلوم انبیاؑ و اوصیا کو مدد پہنچا کر غلبہ عطا فرمایا اور کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان اللہ قوی عزیز کا مژدہ صحیح ثابت ہوا۔

معاونین کی اگر فہرست دیکھی جاتی ہے تو پانی۔ قحط۔ زلزلہ۔ صیحہ (چیخ) زراعتوں اور اثاث البیت کو کھا جانے والی ٹڈیاں لاتعداد مینڈک جو بنی اسرائیل کے جیب و دامن کو گھر بنائے ہوئے تھے۔ خون کی وہ کثرت کہ بغیر ذبح کئے ہوئے دیوار اور در رنگین' پانی سرخ' چشمہ' تالاب لہو جوش اس کثرت سے کہ جسم و جان کو چھلنی کر دیا اور برداشت کی طاقت نہ رہی بقولِ غالب۔ ع کپڑوں میں جوئیں بخیے کے ٹانکوں سے سوا ہیں۔

یہ ہے الٰہی فوج۔ اسی طرح زمین دشمنانِ دین کو شق ہو کر نگل جانے کے لئے تیار' دریا دستِ موج سے شمشیر بکف ہو کر فرعون کے مقابل میں کامیاب ہوا۔ کسی بدنہاد پر آسمان سے پتھر گرے۔ تند و تیز آندھیاں صاعقہ عذاب بنجہ کی فوج اور ابابیل ایک پرند کا مقابلہ ؎

زدستِ ابابیل سازد ذلیل   خدا لشکر فیل و اصحاب فیل

مملکت الٰہی کے یہ وہ سپاہی تھے جو ضرورتوں کے لحاظ سے باری باری

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کام کرتے رہے اور دین خدا کو مٹنے سے بچایا اور تب پیغمبر اسلام کی بعثت ہوئی تو قرآنی فیصلہ ہے کہ نوع بشر کا دست تعدی کفر و نفاق میں حد سے بڑھا ہوا تھا اس لیے قدرت نے فریق مخالف کی طاقت کو دیکھ کر استعمال شدہ حربہ کار فرمانے کئے اور اپنے حبیبؐ کی عظمت کا یہ ثبوت دیا وانزل جنوداً لم تروھا (پ ۱۰ ع ۱) خدا فرماتا ہے وما یعلم جنود ربک الا ھو (مدثر پ ۲۹) تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ حسینؑ بن علیؑ (روحی فداہ) کی شخصیت آن انبیاء سے کم نہ تھی جن کی نصرت میں مرقومہ بالا عناصر نے حصہ لیا۔

شیخ سعدی شیرازی تو عام مخلوق کو اس بلند منزل پر دیکھنے کے عادی ہیں ؎

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند   تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری

مظلوم کربلا اس فخر آدم و بنی آدم کے فرزند ہیں جو۔ لولاک لما خلقت الافلاک کے درجہ کو طے کئے ہوئے تھا۔ لہٰذا اگر وہ چاہتے تو ناممکن تھا کہ زمین و آسمان طوفان عذاب سے تہ نہ ہو جاتا اور بہت ممکن تھا کہ فرات کی طغیانی یزیدیت کو ڈبو دیتی ابن زیاد ارض کوفہ میں قارون کی طرح زمین شق ہو کر دھنس جاتا یا آسمان سے بجلی گرتی دمشق سے کوفہ تک قحط پڑتا لیکن انبیاء کرام کا تعاون جس جس عنصر سے ہوا حسینؑ کو اس کی کل احتیاج نہ تھی اور وہ اپنے مورث اعلیٰ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی طرح ملائکہ کی نصرت سے بھی انکار کر چکے تھے اور ان کو یقین تھا کہ یزیدیت کی آگ اس طرح گل ہو گی کہ پھر اس کا ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ انسان کامل وہی ہے جو ماسوی اللہ کا محتاج نہ ہو اور صرف اپنے خالق کے سامنے تہی دست ثابت ہو۔ جبکہ سردار جوانان جنان کی منزل کائنات سے بڑھی ہوئی تھی تو ان

کے لیے کوئی شرف نہ تھا اگر وحوش و طیر یا عناصر اربعہ مددگار بنا کر بھیجے جاتے۔ بنی اسرائیل پر قمل ضفادع نمرود پر پشہ مسلط ہوا مگر جب حسینؑ بہیمیت صفت انسانوں میں محصور ہو گئے تو ان کی نصرت کے لیے مقام قرب کے مخلوق فرشتے بھیجے گئے تاکہ عام اور خاص میں امتیاز پیدا ہو جائے۔ کوفہ و شام کی سپاہ نے ناکہ بندی کی اور اپنے نزدیک نینوا کی ہر راہ کو روک دیا تھا مگر فضا پر کسی کا پہرا نہ تھا اور زمین سے آسمان تک کوئی طاقت سد راہ نہ تھی۔

عقل بتاتی ہے کہ ادنیٰ تعاون کا تذکرہ اعلیٰ امداد پہنچنے پر ہیچ ہو جاتا ہے لہٰذا مظلوم نینوا کے حضور میں اگر تمام عالمین اپنے خدمات پیش کریں تو وہ قابل ذکر نہیں ہو سکتے ہیں لیکن ملائکہ مقربین اگر لبیک کہیں تو وہ اقدام برمحل ہے۔ اگر پیغمبر اسلام کی مدد ہزاروں فرشتوں نے کی تو حسینؑ بھی اسی رسولؐ کے چشم و چراغ ہیں ان کے مبتلائے مصیبت ہونے پر بھی فرشتوں میں تلاطم ہونا چاہیے۔ علم الٰہی میں عاشور کے اس روز روز سیاہ کا تصور تھا اس لیے حسینؑ کی ولادت ہی کے موقع پر قدرت کی طرف سے ایک خاص اہتمام ہوتا ہے اور آغاز و انجام اس شان سے متحد ہو جاتے ہیں کہ دامن ازل سے گریبان ابد تک اس کی نظیر نہیں ملتی۔

پہلی فوج

پیغمبرؐ خدا کی محبوب ترین بیٹی اور داماد فاطمہؑ اور علی علیہما السلام جب اولاد کی نعمت عظمیٰ سے سرفراز کئے جاتے ہیں اور خاتون جنان کا نخل تمنا بار آور ہوتا ہے تو پہلوٹھی کے بیٹے کا نام حضرت ہارون کے خلف اکبر شبر کے نام پر حسنؑ رکھا جاتا ہے تاکہ رسولؐ کی زبان گہر افشاں سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حدیث منزلت میں جو منصب جناب امیر المومنینؑ کو ملا ہے وہ ہر پہلو سے ثابت ہو۔ عموماً ماں باپ تو پہلی اولاد کے فریفتہ ہوتے ہیں۔ اور جس لاڈ اور پیار میں بڑا بچہ پلتا ہے اُس سے چھوٹا محروم رہتا ہے لیکن یہ ماں باپ اور ناظمِ ایزدی کے پابند ہیں۔ اُن کا کوئی قدم مشیت ایزدی کے بغیر نہیں اٹھتا۔ ان کی ہر فرد پیکرِ عصمت اور مجسمہ انصاف ہے وہ دونوں بچوں کو برابر سے آنکھوں کا تارا سمجھیں گے وہ نانا جو اولادِ نرینہ نہ رکھتا ہو اب گود میں نواسہ کو دیکھے گا تو بیٹی کا نونہال ضرور بیٹے کی جگہ لے گا۔ مگر لسانِ قدرت کو دوسرے مژدۂ ولادت اور روزِ مباہلہ کا انتظار تھا۔ اس لیے "ابنائنا" کی نوید کو محفوظ رکھا۔ ماہ رمضان کے برکت آفریں ایام میں حسنؑ پیدا ہوئے تھے۔ اور وہ پورے سال بھر کے ہونے نہ پائے تھے کہ شب برات کی تیسری کو حسینؑ کی ولادت ہوئی اور یہ دونوں بچے چاند سورج بن کر دنیا اسلام میں چمکے۔ چھوٹے شہزادہ کا بھی نام ہارون کے دوسرے فرزند شبیرؑ کے نام پر حسینؑ رکھا گیا اور اب حدیث منزلت انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ کی تصویر مکمل ہو گئی۔ امامت، عصمت، کمالات، نجابت، قربِ الٰہی کے لحاظ سے تو دونوں شہزادوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ نانا کی وحی ترجمان زبان سے جو حدیث نکلی اُس میں دونوں کی مدح میں جو طرزِ عمل اختیار فرمایا اُس میں دونوں کا لحاظ مگر ہر طرح مساوات برقرار رکھنے کے ساتھ کچھ خصوصیات بزرگوں کی طرف سے حسینؑ میں بڑھ گئے اور مبداء فیاض نے بھی حسینیت کے خیر مقدم میں چھوٹے کو آگے بڑھایا اور میں سمجھتا ہوں کہ

یہ حسنِ التفات بھی پیغمبرؐ کی تصدیق کی ایک مضبوط کڑی تھا جس طرح حضرت موسیٰ خورد ہونے کے باوجود تبلیغ دین میں اپنے بڑے بھائی ہارون سے پیش پیش رہے تھے وہی انداز حسینؑ بن علیؑ میں بھی نظر آیا۔ امام حسینؑ کے خصوصیات ذاتی کی اگر تفصیل نہ کی جائے تو اُن کی ولادت کے وقت لعیا حوریہ کا بہشت سے آنا وہ فضیلت ہے جو امام حسنؑ کے وقتِ ولادت نہ تھی اور اس پر مستزاد اُن لاتعداد ملائکہ کا آنا جو تہنیت اور تبریک کے لیے آئے۔ اوحی اللّٰہ تبارک وتعالیٰ الی جبرئیل ان اھبط الی نبیی محمدؐ فی الف قبیل والقبیل الف الف من الملائکۃ علیٰ خیول بلق مسرجۃ ملجمۃ ان ھنّوا محمداً بمولود واخبرہ یا جبرئیل مانی قد سمیۃ الحسینؑ وھنّہ وعزّہ (مدینۃ المعاجز صفحہ ۲۱۵ طبع ایران) خدائے برتر نے جبرئیل کی طرف وحی کی کہ میرے پیامبر کی ڈیوڑھی پر اترو۔ ایک ہزار فرشتوں کے قبیلے لے کر آیا ہر قبیلہ ہزار ہزار نفوسِ عصمت پر مشتمل تھا اور ملائکہ کی شان یہ تھی کہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے اور زین و لجام سے آراستہ تھے اس طرح ملائکہ عصمت کو حکم ہوتا ہے کہ محمدؐ عربی کی خدمت میں صدائے تہنیت بلند کریں اور اے جبرئیل اُن کو آگاہ کر دو کہ میں نے اس بچہ کا نام حسینؑ رکھا ہے۔ اور تبریک کے ساتھ تعزیت بھی کرنا۔

فرشتوں کے لیے راہوار کی ضرورت نہیں ہے مگر دنیائے اسلام کو قدرت نے اُس وقت سے باخبر کیا ہے کہ جس کو تم یکہ و تنہا سمجھتے ہو

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اُس کی فوج ظفر موج یہ ہے۔ اُس وقت مصلحت یہ تھی کہ فرشتے سوار کرکے بھیجے جائیں اور تقریباً ایک ارب ملائکہ باب مدینہ علم پہ حاضر ہوں اور جب مدینہ سے سفر فرمایا تو ارباب تاریخ لکھتے ہیں۔

دوسری فوج

بالجملہ چون حسین علیہ السلام لختے راہ بپیمود از افواج فرشتگان فراوان وبلا و شد و ہمگان حربہائے مبارزت بدست کردہ بر پشت اسپہائے بہشت نشست نمودکا در رسیدند و سلام دادند گفتند اے حجت آفریدگار بر تمامت آفریدگار بر تمامت آفریدگان بعد از جد و پدر و برادر بپا افتاد کہ خداوند مارا بمدد جد تو فرستاد اکنون بمدد تو فرمان داد فرمود میعاد شما مزار و مضجع من است جائیکہ شہید می شوم و آنجا کربلا است گاہے کہ وارد می شوم در آنجا نزد من حاضر شوید۔

(ناسخ التواریخ جلد ۶ ص ۱۶۹ طبع بمبئی)

امام حسینؑ نے گھر سے سفر کرکے تھوڑی راہ طے کی تھی کہ فرشتوں کی فوج نظر آئی وہ آلات حرب سے آراستہ تھے اور جنّت کے گھوڑوں پر سوار تھے، صورت دیکھ کر سلام کیا۔ اور کہا کہ اے حجّتِ خدا ہم کو خدا نے آپ کے نانا کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔ اب آپ کی مدد کا حکم ہوا ہے۔ آپ نے اپنی شہادت کے حتمی ہونے کا ذکر فرماتے ہوئے نصرت قبول نہ کی۔ اور فرشتوں کو حکم دیا کہ جب میں کربلا پہونچوں اُس وقت آنا۔

یاد رکھئے اس محل پر فرشتوں کے ہاتھ میں حرب ہائے زرہ بھی تھے لیکن کربلا میں کسی بھی شمشیر زنی کا حکم نہیں ہوا۔

واقعۂ کربلا کے وقت فرشتوں کو بلانا ہماری عقل سے باہر ہے۔ اس کا مزید ثواب عطا کرنا مطلوب تھا اور دوسرا راز یہ ہو سکتا ہے کہ زمین کربلا پر امام کی زیارت کا ثواب بھی فرشتے حاصل کریں۔ اور جس مخالف ماحول میں امامت کا کوئی خیر مقدم کرنے والا نہ ہو اُس وقت ملائکہ کے جھرمٹ میں سواریاں اتریں۔

تیسری فوج

اسحاق بن عمّار صحابی امام جعفر صادقؑ کا بیان ہے کہ آپ سے حضرت نے فرمایا۔ مر بالحسینؑ بن علیؑ خمسون الف ملك وهو يقتل فلم تنصروه فهبطوا الى الارض فسكنوا عند قبره شعثا غبرا الى ان تقوم الساعة۔ فرمود پنجاہ ہزار فرشتگان وقتی بر حسین علیہ السلام عبور دادند کہ مقتول بود وادراک نصرت او نفرمودند لاجرم از آسمان فرود شدند و بر سر قبر آنحضرتؑ با موئے پراگندہ و روئے گرد آگندہ تا قیامت ساکن گشتند۔

(ناسخ التواریخ ص ۳۹۲)۔ (حاصل مضمون) پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) ملائکہ کربلا اُس وقت پہونچے جب شمع امامت گُل ہو چکی تھی نصرت نہ کرسکنے کی تلافی میں وہ تمام فرشتے زمین پر اُترے اور قبر کے جوار میں سر برہنہ جسم غبار آلود قیامت تک حاضر رہیں گے۔ جب پیغمبر اسلام کی مدد کے لئے پانچ ہزار فرشتوں نے جہاد کیا اور دشمن کو شکست ہوئی تو اگر پچاس ہزار ملائکہ جہاد کرتے تو کرۂ ارض میں تلاطم ہو جاتا۔ لیکن حسینؑ کو بنی نوع انسان کی اس قدر ہمدردی تھی کہ وہ اپنے خصوصی اختیارات استعمال میں لانا نہیں چاہتے۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس مضمون میں جس عنوان پر ہم نے قلم اُٹھایا ہے صرف ایک پہلو کسی قدر واضح ہوسکا ہے ورنہ مظلوم کربلا کی فوج میں زمین کے ذرات، مجر و مدر، چرند و پرند، شمس و قمر، کہسار، آب و آتش ہوا اور ہر مخلوق شامل ہے جس نے استغاثہ پر لبیک کہا۔ یا جس نے گریہ کیا۔ اگر امام حسینؑ نصرت قبول کرتے تو یزیدیت اُن کی شہادت کے پہلے فنا ہو جاتی اور باطل کا سر کچل دیا جاتا۔ حسینؑ نے اپنے بہتر ساتھیوں کو لے کر جن ہنگامی حالات اور مسموم فضا میں قیادت کی ہے وہ کسی ہوشمند انسان سے مخفی نہیں ہے۔ محرم اور چہلم اُسی کی مقدس یادگار ہے جو مٹانے سے مٹ نہیں سکتی۔

پاکستان سے ہمصر در نجف سیالکوٹ کا روح پرور بیان

امام باڑہ نواب آصف الدولہ مرحوم لکھنؤ میں جنات کا ماتم

ماتم حسینؑ کی کہانی (ایک) اہلحدیث مولوی عبدالقادر کی زبانی

وزیر آباد ۵ ارمئی ۱۹۵۲ء کو جب کہ میں کچہری میں تھا مسٹری نور حسین اقبال حسین گورنمنٹ کنٹرکٹرز نے آکر بیان کیا کہ آج مولوی عبدالقادر صاحب اہلحدیث (دال آباد) تحصیل وزیر آباد سے ایک جنّ نے ماتم کرایا۔ یہ سنکر مجھے حیرت ہوئی کہ اہلحدیث مولوی اور ماتم حسینؑ!! ۔ ایں چہ بوالعجبی است

اقبال حسین صاحب نے کہا کہ مولوی صاحب کو بلوا کر اصل واقعہ ان کی زبان سے کہلوا دیتا ہوں۔ چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب عندالطلب تشریف لائے انھوں نے بہت سے حضرات کے سامنے حسب ذیل واقعہ اپنی

زبان سے بیان کیا۔ صبح سات بجے میرے پڑوس میں ایک شخص مسمّی "اسلم" جو کہ سادہ لوح اور باطل ناخواندہ ہے۔ جس کا مذہب شیعہ سے کوئی تعلق نہیں نے مجھے بلایا۔ جب میں اس کے پاس گیا تو اس پر جنّ کا پورا پورا قبضہ تھا اسلم کو اس سے پہلے بھی گاہے گاہے ایسی حرکت ہوا کرتی تھی اور مجھے بلالیا جاتا تھا حاضر آمدہ جنّ ہمیشہ اپنا نام نورالدین بتاتا میں ابھی جا کر سیڑھی پر بیٹھا ہی تھا اور چاہا کہ کچھ پڑھ کر دم کروں کہ جنّ نے مجھ پر سوال کر دیا:۔

جنّ۔ تم مجھے جانتے ہو؟

میں۔ تم نورالدین ہو گے۔ جو پہلے بھی آیا کرتے ہو۔

جنّ۔ نہیں نہیں۔ میرا نام عبدالجبار ہے۔

میں۔ کہاں سے آئے ہو؟

جنّ۔ کابل سے آیا ہوں۔

میں۔ پھر مجھے کیوں بلایا ہے؟

جنّ۔ اپنا تعارف کرانے کے لئے

میں۔ کیا تعارف کرانا چاہتے ہو؟

جنّ۔ کیا میں اور آپ۔ اور نورالدین کسی زمانہ میں حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی کے پاس پڑھا کرتے تھے۔

میں۔ بیشک ہم پڑھا کرتے تھے۔

جنّ۔ ہاں ہاں یاد کرلو۔ ہم قوم جنات سے تھے!!

میں۔ اچھا تو اس کا ثبوت کیا ہے؟

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جنّ۔ جب آپ نے کتاب صحیح بخاری پڑھتے ہوئے باب الحیض یاد نہ کیا تھا تو حافظ صاحب نے آپ کے تھپڑ مارا تھا ؟

میں۔ درست ہے۔ مارا تھا۔ یاد آگیا۔

جنّ۔ جب میں اور آپ حافظ صاحب مرحوم کرم آباد کی طرف کو گئے تھے اور آپ نے حافظ صاحب کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حافظ صاحب کو راستہ میں ٹھوکر لگی اور وہ آپ سے خفا ہو گئے۔ یہ واقعہ یاد ہے ؟

میں۔ ہاں یاد ہے !!

جنّ۔ مذکور نے اور بھی کئی حوالجات دیئے جو کہ سب کے سب درست تھے اس پر مجھے یقین کامل ہو گیا کہ واقعی یہ جنّ میرے ساتھ پڑھتا رہا ہے اس اثنا میں ہی عبدالجبار جنّ نے مختصر مصائب امام حسین علیہ السلام بیان کیے اور اس کے بعد عربی اور فارسی زبان میں نوحے پڑھ کر ماتم کرنا شروع کر دیا۔ اس وقت اس کی آواز نہایت مہیب اور غضبناک اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ مکان لرز رہا ہے۔ پھر مجھے غضبناک ہو کر کہا کہ اٹھو ! اور پگڑی اتارو۔ پاؤں سے جوتیاں نکال ڈالو۔ زور زور سے ماتم امام علیہ السلام کرو۔ چنانچہ میں نے بھی زور زور سے سر پر ہاتھ مار کر یا حسینؑ یا حسینؑ کہنا شروع کیا میں سچ کہتا ہوں کہ آج تک میں نے کسی کو اسی زور سے ماتم کرتے نہیں دیکھا۔

ٹھیک پانچ منٹ گزرنے کے بعد بالترتیب جرمن فلسطین وغیرہ والے جنّ آگئے ہر ایک جنّ جس ملک سے آیا تھا اسی ملک کی زبان

میں گفتگو کرتا تھا اور اس زبان میں نوحے پڑھتا تھا اور ماتم کرتا رہا۔ میں سوائے عربی اور فارسی کے اور کوئی زبان نہ سمجھ سکتا تھا یہ سب کچھ ہو چکنے کے بعد نور الدین نے کہا کہ اب ہم سب کے سب امام باڑہ آصفی لکھنؤ میں جا رہے ہیں وہاں پر ابھی ابھی نو بجکر دس منٹ پر مجلس امام حسین علیہ السلام منعقد ہو گی۔ ہم وہاں مجلس میں شریک ہو کر اختتام مجلس کے بعد ماتم کریں گے اور وہاں سے فارغ ہو کر بیت المقدس میں جائیں گے۔ کیونکہ وہاں ہماری میٹنگ ہے۔ پھر آپ کو ملیں گے چنانچہ ۹ بجے دن کے یہ واقعہ ختم ہوا اور اسلم مذکور اپنی اصلی حالت پر آگیا۔

یہ ہیں مختصر واقعات جو مولوی عبدالقادر صاحب اہلحدیث نے اپنی زبان سے بیان کیے۔

اس کے بعد جناب قاضی بختیار علی صاحب قریشی۔ بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی۔ پلیڈر نے جو یہ واقعہ بغور سن رہے تھے۔ فرمایا کہ مولوی صاحب نے خود ہی کہا ہے کہ ایک جنّ پانچ پانچ منٹ میں انگلینڈ جرمن۔ روس۔ اور فلسطین سے آ رہا ہے۔ درنجف میں سیالکوٹ یکم جون سنہ ۱۹۵۲ء ۴۷ عرضت

الواعظ

قوم جنّ کا انبیاء کی بارگاہ میں اخلاص و عقیدت قرآنی مسلمہ ہے اور احادیث فریقین بھی اس مقصد پر ممد ہیں لہٰذا اس کے ثبوت کی تو ضرورت نہیں کہ جنوں کی شرکت غم کیا حیثیت رکھتی ہے الواعظ کے گزشتہ فائل جنوں میں ماتم کے گواہ ہیں اور اسلامی نقطۂ نظر سے مورخین کے اقوال راویوں کے بیانات ناظرین کے سامنے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں اگر مرض کے حملے سے محفوظ رہا اور صحت نے ساتھ دیا تو انشاء اللہ محرم نمبر میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث کا ارادہ ہے ہمعصر موصوف نے جو تاریخ اس ماتم کی درج کی ہے اس دن حسن اتفاق سے پنجشنبہ تھا اور جمعرات عموماً مجلس ماتم کے لئے مخصوص ہے درگاہ کربلا امام باڑہ عاشور خانہ میں مومنین جمع ہوتے ہیں۔

جمعرات کو زیادہ تر مجلسیں کیوں ہوتی ہیں اس سوال کا جواب ہم نے اپنے راز شہادت میں دیا ہے مزید عرض یہ ہے کہ ہر پنجشنبہ کو پیغمبر خدا کے سامنے امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں اور خود حضور اکرم کا ارشاد ہے اما الخمیس فیوم تعرض فی الاعمال یہ وہ دن ہے جس میں اُمت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں (خصال ابن بابویہ قمی علیہ الرحمہ چاپ ایران جلد ا ص ۲۹) پنجشنبہ کو مجلس کرنا اپنی ہفتہ وار کارگذاری میں روح رواں کی حیثیت رکھتا ہے اور فرزند رسولؐ سے وہ ہمدردی ہے جس کے بعد پیغمبر سے اُمید شفاعت ہے اس لئے اس دن انسانوں کی طرح جن بھی غم مناتے ہیں

یہ ضروری نہیں ہے کہ جنوں کی مجلس میں امام باڑہ کے مجاورین اور ملازم بھی مطلع ہوں اور ان کی صدا انسانوں کے کان تک پہنچے جن کی وجہ تسمیہ بھی ہے۔ ان کو جن اس لئے کہتے ہیں کہ وہ نظروں سے دکھائی نہیں دیتے۔ (مجمع البحرین) جنّ کی جمع عربی میں قواعد سے جنات نہیں ہے قرآن مجید میں ہے من الجنۃ والناس۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

زعفرِ جن

سلیمان کربلا کی بارگاہ میں بنی جان کا ولولۂ نصرت

لقد عظمت الرزیۃ وجلّت المصیبۃ بک علینا وعلی جمیع اھل السماوات

کائنات میں انسان اور جن ایک دوسرے سے دو متضاد گروہ ہیں جو تکلیف کی منزل پر درجہ مساوات رکھتے ہیں اور مذہبی لحاظ سے روئے زمین پر اُن کا پایا جانا محتاج ثبوت نہیں ہے گو کمزور بشر کا باصرہ ان کے دیکھنے کا متحمل نہ ہو اور سامعہ اُن کی مہیب صدائیں سننے کا بار اٹھا نہ سکے لیکن عدم مشاہدہ کم از کم غیب پر ایمان لانے والوں کے لئے تو مضر نہیں ہے اور کتاب و سنت ان کے ایمان پر گواہ ہیں اور ان سے جزا و سزا کا تعلق ضروریات مذہب کے ہے۔ مسلمانوں میں کون ہے جو صف مرسلین کے اقتدار نبی حضرت سلیمان کے نام سے واقف نہیں اور قرآن حکیم کے مشہور سورۂ جن سے بے خبر ہو خوداُت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اسلام میں بسیرالالم کی جنگ بلحاظ روایت و درائت مستند حیثیت رکھتی ہے اور یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ اس اکثریت سے پیغمبر خدا کی آنکھ بند ہونے کے بعد مذہب جاتا رہا اگر نبوت کے بعد امامت باقی ہے اور رہتی دنیا تک رہے گی تو یہ طبقہ بھی باقی رہے گا۔ عالمران الجنّ والشیاطین اجسام ھوائیہ قادرہ علی الشکل باشکال مختلف ولہا عقول وافہام وقدرۃ علی اعمال صعبہ مشاقہ فان شیت ان الجنّ انسان ناطق ذو جسم ناری او ھوائی قادر علی الشکل اشکال مختلف جن اور شیاطین ہوائی جسم ہیں جو طرح طرح کی صورتوں میں آنے پر قادر ہیں اور ان کے لئے بھی فہم وادراک ہے اور وہ سخت اور دشوار گذار اعمال پر قادر ہیں ان کے بارے میں چاہو تو یہ کہو کہ جن ایک گویا انسان ہے جس کا جسم آگ یا ہوا کا ہے اور وہ ہر ہیکر میں نئی صورت اختیار کرنے پر قادر ہے ولاشک ان نبیّنا صلی اللّٰہ علیہ والہ مبعوث علی الانس فکذا انہ مبعوث علی الجن ویدل علیٰ ذلک الادلت الاربعہ من الایات الکثیرہ المحکمات والسنۃ المتواترات المتظافرات والعقل والاجماع فمقتضی ذلک انہم کالانس ایضاً فی بالی الثواب والعقاب والخلود فی الجنۃ والنار اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ ہمارے نبی صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم تمام انسانوں پر مبعوث ہوئے اور ایسا ہی ان کی بعثت تمام اقوام جن پر بھی اس نظریہ پر ادلۂ اربعہ اور بہت سی آیتیں اور بکثرت احادیث اور عقل اجماع دلالت کرتا ہے اور اس کا مقتضی یہ ہے کہ جن بھی ثواب و عقاب اور مستحق بہشت

ہوتے ہیں انسان کے دوش بدوش ہیں۔ بعثت رسولؐ کی بحث میں قرآن مجید نے پکار پکار کر کہا ہے کہ اہل مکہ پر رسولؐ انھیں میں سے مبعوث ہوا اس اعلان کا مقصد یہ تھا کہ تمام انسانوں پر حاکم وہی قرار دیا جاتا ہے جو نوع بشر کی ایک فرد ہے اور منصب الٰہی کا حقدار آسمان سے فرشتے کو بلا کر نہیں کیا گیا بلکہ بزم انسانیت میں رسولؐ انسان ہی ہونا چاہیئے جو ان انسانوں کا ایسا کھاتا پیتا اور زندگی کے جملہ ضرورتوں کو انجام دینے کے ساتھ وہ معصوم ہو کر خدمت خلق کرے اور طلب دنیا سے اس کا دامن پاک رہے جب یہ نظریہ مطابق عقل تھا تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جنوں میں بھی اس کا لحاظ رکھا جاتا اور قوم جن کا پیغمبر جن ہوتا ایسا کیوں نہیں ہوا جواب اس شبہہ کا یہ ہے کہ انسان اشرف خلق ہے اور تکریم بنی آدم کا تمام مخلوق پر اعلان ہو چکا ہے اگر انسان پر فرشتہ یا جن حاکم ہوتا تو وہ اپنی مخصوص طاقت سے مذہب کی تبلیغ کرتا اور جبر لازم آتا خواہشات نفس اور لذت دنیا سے جو بے تعلق ہو اس کی عصمت گنہگار انسان سے برتری حاصل نہیں کر سکتی تھی لہٰذا انسانوں میں انسانوں کو الٰہی منصب ملا اور ایسا نہیں ہوا کہ کمزور پر طاقتور کو حکومت دی گئی ہو اور چونکہ اصولاً انسان ضعیف تھا لہٰذا اس ضعیف کا اپنے سے طاقتور پر حکومت کرنا یعنی انسان کا جنوں پر حاکم ہونا ہرگز قبیح نہ تھا بلکہ ایک کرشمۂ قدرت تھا اور دنیا کو بتانا تھا کہ منصب الٰہی حاصل کرنے والے اپنے مثل پر بھی حکومت کرتے ہیں اور طاقتور پر بھی حکمراں ہو سکتے ہیں اور جنوں پر حکومت ان کا مخصوص شرف ہے۔ علمران الجنّ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

الصادرة من الائمة المعصومین فی قضایا المتعلقة بالجن وشیاطین اکثر من ان تحصی وا وفرمن ان یستقصی ہمارے ائمہ معصومین علیہ السلام سے جو معجزات صادر ہوئے اور جو واقعات جن اور شیاطین سے تعلق رکھتے ہیں وہ اس سے زیادہ ہیں کہ اُن کا احصٰی کیا جائے اور یہ واقعات احاطہ تحریر سے باہر ہیں۔ صفِ انبیاء میں چونکہ حضرت سلیمانؑ کو یہ خصوصیت حاصل تھی کہ جن وانس اُن کے زیرِ نگین تھے اور یہ مطلب تفسیر حدیث تاریخ سیر سے ثابت ہے۔ اس لیئے کم از کم اسلام کے دو اہلِ قلم کا ذکر تائید مطلوب کے لیئے کافی ہے۔

سُنّی مؤرّخ کا قول

(۱) ابو جعفر بن جریر طبری المتوفی سنہ ۳۱۰ھ کا بیان ہے۔ ثم ملک سلیمان بن داؤد بعد ابیہ داؤد امیر بنی اسرائیل وسخر اللہ لہ الجن والانس والطیر والریح وآتاہ مع ذلک النبوۃ صفحہ ۲۵۲ تاریخ الامم والملوک طبع مصر پھر حضرت سلیمان اپنے والد ماجد داؤد کے بعد بنی اسرائیل پر حاکم ہوئے اور خدا نے ان کے لئے تمام جن وانس اور پرندوں اور ہوا کو مسخر کیا اور اسی کے ساتھ وہ حامل نبوت بھی ہوئے۔

سُنّی مفسر کی رائے

(۲) جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی لکھتے ہیں۔ اخرج الحاکم فی المستدرک عن جعفر بن محمد قال اعطی سلیمان ملک مشارق الارض و سلیمان سبعمایہ سنۃ وستۃ اشہر ملک اہل الدنیا کلہم من الجن والانس والدواب والطیر والسباع واعطی کل شیٔ والجزء الخامس من کتاب الدر المنثور فی ا الماثور

صفحہ ۱۰۳ مصر، حاکم نے مستدرک میں جعفر بن محمدؑ سے روایت کی ہے فرمایا انہوں نے سلیمان کو خدا نے مشرق و مغرب کی مملکت عطا کی اور ان کی حکومت ۷۰۰ سال ۶ ماہ رہی ان کی سلطنت میں ساری دنیا جن وانس چرند وپرند درندے تھے اُن کو خدا نے ہر شے عطا فرمائی تھی ان بیانات سے واضح ہوا کہ ایک نبی میں یہ طاقت حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ جنوں اور چرند و پرند حکومت کرنے اور سلیمان سے حضرت محمد مصطفٰیؐ صلعم کا مرتبہ بڑھا ہوا تھا لہٰذا اُن کے لختِ جگر حسینؑ بن علیؑ کی اگر جنوں پر حکومت ہو اور بنی جان ان کا ماتم کریں درندے سوگوار ہوں اُن کے غم میں آب و دانہ ترک کر دیں پرند جسد بے سر جبین بال و پر سے سایہ کریں اور خون میں تا جن میں لوٹ کر اطراف ملک میں خبریں پہنچائیں میدانِ جنگ سے خیمہ گاہ تک شہیدوں کی آواز فریاد پہنچائے اور بوق و قرنا کے شور میں ہر مرنے والے کی آخری آواز زیرِ مقتل میں ہو گئیں تو کوئی تعجب نہیں سیرت سلیمان حسینی اقتدار کا پیش خیمہ جس نے داؤد کے فرزند پہچان لیا وہ حسینؑ کی معرفت میں بھی یقین کے درجے تک پہنچ سکتا ہے سلیمان بن داؤد اور فرزند رسولؐ میں فرق یہ ہے کہ جن وانس وحش وطیر ان کے عین حیات تک زیرِ نگین رہے اور وفات کے ساتھ ہی آزاد تھے لیکن حضرت ابی عبداللہ الحسینؑ اور واخافدہ کی زندگی میں بھی جنوں نے ارادۂ نصرت کا کیا اور وفات کے بعد سے آج تک نوحہ خواں ہیں علماء اسلام میں سنی ہوں یا شیعہ اس مقصد سے کوئی اختلاف نہیں ہے متاخرین علماء میں بعض نے اس عنوا کے صرف ایک جزء سے انکار کیا ہے اور وہ روایت زعفر کی قائل نہیں ہیں جیسا کہ فاضل نوری المتوفی سنہ ۱۳۲۰ھ نے اس روایت پر نقد و نظر میں الفاظ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

لکھے اُس کا خلاصہ یہ ہے: بسخن در اخبار موہونہ وکتب غیر معتمدہ است کہ سابقاً درمیان بود و از نظر بزرگان علماء گذشتہ و مانہا اعتنا نہ کردند و مراجعہ نہ نمودند مثل علامہ مجلسی و محدثین عصر او و قبل از نہ الست کہ اخبار اندیدہ و بران کتب واقف نشدید زعفر جنی از نظر ایشان مخفی نشدہ بود

(لؤلؤ والمرجان ص ۱۴۵)

یہ الفاظ ناقدانہ قرض ادا نہیں کرتے لہٰذا مجبوراً تشنہ دلیل دعوے پر تبصرہ ضروری معلوم ہوتا ہے اور عقیدت مندوں میں یہ آرزو ہے اور ہونا چاہیئے کہ فرزند رسول الثقلین کے وہ مصائب جو ان کو فخر سلیمان ثابت کریں اور جن کی ادائیگی میں کسی مسلک مذہب سے تصادم نہ ہو بلا اصول و عقائد کے پہلو چوں وہ بلا وجہ حذف و اسقاط سے محفوظ رہیں اس لئے سابق کے بیان کی روشنی میں اس واقعہ کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہے فرزند رسول کا مدینہ سے سفر کے وقت جنوں کو روز عاشور بلانا اور امر الٰہی اطاعت شعار کی نظر میں حکم امام ویسا ہی ہے جو امر الٰہی کا ہونا چاہیئے اور حسینؑ کے چشم و ابرو کا اشارہ کلمہ گو کے لئے یقیناً پیغمبر خدا کے حکم کا ہم وزن ہے۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسولؐ واولی الامر منکم کی آواز قرآنی آواز ہے جس کا فخر انسانوں کے ساتھ ساتھ قوم جن کو بھی حاصل ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ بحار میں لکھتے ہیں (مدینہ سے امام حسینؑ سفر کر رہے ہیں) اور مسلمان جنوں کی فوجیں حاضر ہوئیں اور یک زبان ہو کر عرض کیا اے ہمارے سردار ہم آپ کے شیعہ اور مددگار ہیں ہم کو جو حکم ہو اس سے مامور کیجئے

اور جو چاہتے ہوں (وہ فرمایئے) اگر ہم کو آپ حکم دیں کہ ہم آپ کے تمام دشمنوں کو قتل کر دیں اور آپ اپنی جگہ پر رہیں تو یہ ہو سکتا ہے امام نے ان کو دعا دی اور ان سے فرمایا کہ تم نے خدا کی کتاب میں جو میرے نانا پر اُتری کیا نہیں پڑھا ہے۔ تم جہاں کہیں بھی ہو موت پہنچ کر رہے گی اگرچہ تم محفوظ قلعوں میں بھی کیوں نہ ہو گئے اپنی جائے قیام ہی پر رہوں تو اس امتحان (عظیم) میں کون مبتلا ہوگا اور کس کو صبر و شکیب وغیرہ کی منزل پر) جانچا جائیگا اور میری قبر میں کون سوئے گا اس کو تو خدا نے زمین بچھائے جانے کے دن سے میرے لئے چن لیا ہے اور میرے شیعوں کے لئے ایک قلعہ قرار دیا ہے اور وہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں امان ہے لیکن تم میری راحت کے دن بروز عاشورہ جس دن کے آخر میں مجھے قتل کیا جائے گا آنا اور میرے بعد میرے اہلبیت اور اولاد اور بھائیوں میں (بجز سیدالساجدین) کوئی نہ بچے گا اور میرے سر کو یزید کے سامنے لایا جائے گا جنوں نے عرض کیا کہ اے خدا کے پیارے اور اس کے حبیب کے فرزند اگر آپ کی اطاعت واجب نہ ہوتی اور مخالفت روا ہوتی تو کربلا میں پہونچنے سے پہلے تمام دشمنوں کو آپ کے ہم قتل کر دیتے۔

لہ والنہ افواج مسلمی الجن فقالوا یا سیدنا الخ (بحار الانوار) جلد عاشر طبع ایران ص ۱۳۱

یا تو اظہار عقیدت پر شکریہ ادا کر رہے تھے مگر ارادہ کی بلندی میں اقتدار امامت پر برتری لازم آتی تھی اس لئے فرمایا۔ نحن واللہ اقدر علیھم منکم ولکن لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حیّ عن بینۃ خدا کی

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

قسم ہم تم سے زیادہ مدافعت میں قادر ہوں نتائج اس گفتگو سے پہلا امر تو یہ ثابت ہے کہ شہادت حسینؑ سے پہلے بنی جان میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی تھی اور امام کا مدینہ سے نکلنا ان کی بے چینی کا آغاز تھا دوسرے امام کی طرف سے اس وقت نصرت قبول نہیں کی گئی اور وہ پیکر عدل والانصاف قتل الموذی قبل الایذاء پر عامل نہ تھے وقت کا انتظار تھا فلسفہ انتقام کو ان سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا اگرچہ جرم سے پہلے سزا روا ہوتی تو ابن ملجم نہروان کی گرفتاری میں تہ تیغ ہو جاتا مگر خانان رسالت سے ارتکاب قبیح نہیں ممکن اسی نظریہ پر مظلوم کربلا بھی باقی ہیں لیکن عشرہ کے دن ان افواج کو دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ بھی مظلومیت اور بے کسی کی تصویر دیکھ لیں۔ لکن تحضرن یوم السبت وھو یوم عاشور الذی فی آخرہ اقتل الخ تم ہفتہ کے دن جس روز عاشور ہوگا آنا یہی وہ دن ہوگا جس کے آخر میں میں قتل کیا جاؤں گا۔ لغت میں سبت کے معنے راحت کے ہیں (معجم الطالب ص۱۹ طبع لبنان ۱۹۰۷ء) جبکہ یہ معلوم ہے کہ شہادت حسینؑ جمعہ کے دن ہوئی ممکن ہے کہ یہ ترجمہ صحیح نہ ہو اور مراد یہ ہو کہ میری راحت کے دن آنا شہادت ظالم و مظلوم دونوں کے نقطۂ نظر سے راحت تھی۔ تقاضائے صبر تھا کہ چہرہ کا رنگ چمکتا جائے کلما اشتد الامر یشرق تو نہ حقیقت ہے اور مصیبت کو راحت سمجھنے والی حسینؑ کی ذات ہے سنگدل بسر سوز نے بھی کچھ ایسا ہی کیا ہے شہادت حسینؑ کے وقت مجلسی علیہ الرحمہ کا بیان ہے فقال عمر ابن سعد لرجل عن یمینہ انزل ویحک الی الحسینؑ فارحہ (بحار الانوار جلد ۱۰ ص۱۹۷) عمر بن سعد نے جو مرد اس

کے داہنی طرف کھڑا تھا کہا کہ گھوڑے سے اتر تجھ پر وائے ہو حسینؑ کو راحت دے۔ امام کے حکم کی تعمیل رعیت پر واجب ہے چنانچہ اس ارشاد کے بعد دسویں تک جنوں کا حاضر ہونا قطعی ہے اور یہی جان کا ماتم امامت کا وہ ہمہ گیر اثر ہے جس پر امام زین العابدین علیہ السّلام شام کے بھرے ہوئے دربار میں فخر کرتے تھے۔ انا ابن من ناحت علیہ الجن فی الارض والطیر فی الھواء (ناسخ التواریخ ص۳۹۶) میں اس کا فرزند ہوں جس پر جنوں نے زمین میں اور پرندوں نے فضا میں نوحہ کیا کچھ تعجب نہیں اگر ان ہمدردی کرنے والوں میں زعفر نامی کوئی جن ہو۔ اہلسنّت کے مفکر نیاز فتحپوری جو عصر حاضر کے سب سے بڑے مجدد پسند اہل قلم ۱۹۳۵ء جو ادبی وتاریخی جریدہ "جن" لکھنؤ سے جاری کیا تھا اس کی ادارت بھی زعفر جن کا نام ہے وہ خفا نہیں رکھ سکے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوئی کہ اس روایت سے انکار کیا جائے زعفر کی روایت جن سلسلوں سے ثابت ہے ان میں بعض یہ ہیں (۱) تاریخ روضۃ الشہداء کاشفی (۲) اسرار الشہادت آقائے دربندی (۳) ینابیع الشہادت میں فرزند رسولؐ کا پہلا قدم شاندار مستقبل کا پتہ دیتا ہے یا مردہ بہادری کا اس سے زیادہ کیا ثبوت ہوگا کہ جب مجاہدین راہ خدا کا قافلہ مدینہ سے چلا اور جنوں کی فوج سامنے آئی اور اپنے خدمات پیش کئے تو مستقل مزاج امام نے ان کو واپس کیا ظاہر ہے کہ اس وقت جنوں کے لشکر کو پلٹا دینا کوئی بڑی بات نہ تھی پسینہ پر خون گرا دینے والے عزیز و انصار ساتھ ہیں گو مدینہ چھوٹ رہا ہے مگر بھائی بھتیجے بھانجے یکجا ہیں جس منزل پر اترتے تھے بنی ہاشم کا جھرمٹ میں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ یہی ہے اسی طرح راہ ثواب

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ملے گی اور جب کربلا میں پہونچکر یکہ و تنہا رہ گئے اس وقت بھی لاوا دے میں تنزلزل نہ ہو اور جنوں کی مدد سے انکار کیا یہ وہ وقت تھا کہ حرم محترم اور کچھ دیر کے بعد یتیم ہو جانے والے بچوں کا خبرگیر کوئی نہیں ہے سکینہ کی اشکباری سے صابر باپ کا دل جل رہا ہے مگر وقت کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے خیمے میں روتا چھوڑ کر باہر چلے آتے ہیں اور چپ دراس تنہائی اور بیکسی کے سوا کچھ نہیں ڈیوڑھی پر سناٹا ہے جس خوش الحان جوان نے صبح عاشورہ کے سہانے وقت میں بلند آواز سے آذان دی تھی وہ بھی نظر نہیں آتا موذن ہے نہ نمازی تپتی ہوئی زمین پر تیمم کے نشان اور سجدوں کے آثار بھی اٹھتی ہوئی گرد   رکھے ایک رکعت میں ختم قرآن کرنے والے حفاظ متجسسانہ نظریں ڈالنے کے بعد بھی نہیں ملتے۔ علم کا پھریرا سر پر لہرا رہا ہے اکیلے دھوپ میں کھڑے ہیں اور جابجا زمین پر شہیدوں کے خون کی چھینٹیں پڑی ہیں اگر انسان کامل نہ ہوتے تو اکبرؑ جیسے کے بعد آنکھوں کی بصارت رخصت ہو جاتی عباسؑ ایسے برابر کے بھائی کے بعد کمر کا سیدھا ہونا دشوار تھا جن ہاتھوں پر بے شیر دم توڑ کر مر جائے ان کو مرتعش ہو جانا چاہیئے تھا مگر زخمی بازو میں اتنی طاقت ہے کہ امت کے ڈوبتے ہوئے بیڑہ کو نکال لیا بیکسی کا یہ عالم ہے کہ کائنات کا ذرہ ذرہ ان خاکی نژاد انسانوں کے نام نہاد انسانیت پر اظہار نفرت کرتے ہوئے اپنے خدمات پیش کر رہا ہے اور آدھر سے نہیں کے سوا ہاں سے لب آشنا نہیں ہوتی ملا حسین واعظ کاشفی کی تحریر ملاحظہ ہو۔ اس سلسلے میں پہلا بیان شاہزادہ منجوات کہ جملہ کنندہ گا گرد نے غبارے پدید آوارد چنانچہ بیکسی رانمی دید مقاران ایں حال شخصے مہیب با شکلے عجیب بر مرکبے نشستہ کہ سر دو ش و تن اسپ می بالست و پائش

شاہ ولایت خبر او پیش امیرالمومنین حسینؑ آمدہ و سلام کرد بدیں عبادت گفت السلام علیک و علی جدک و ابیک امیرالمومنین حسینؑ جواب سلام او باز داد گر تو چہ کروے یک بحث کرد و شخصیں وقتے بر مظلومان بے چارہ و غریباں آوازہ سلام علیکی گفت ای رسول اللہ من بہتر پر مانم و مولائے آخرالزمانم و جاکر شاہ ہمام مرا از عفر زاہد میگویند و لشکر من در میان امت پدرت وقتے کہ مجاہد ولائم در آمدہ دو نوں رابضرب ذوالفقار مسلمان ساخت پدر مرا بر ایشان مرا براامت داد و بعد فوت پدر من ہمہ در فرمان من آمدہ دستورے تا با لشکر خود بیایم و ما از یں قوم برآرم بیت

دوستان را شاد گردانم بتوفیق خدائے

دین ستم کاران سرکش را دو انداز م زپا

امیرالمومنین حسینؑ گفت اے زعفر خدمات نیکوئی فرمودہ ہا دو شمار ادستورے قتل روسیاہاں نیست از انکہ شما بلطفیہ ایشاں شمارا نہ بینید و شما ایشاں را بینید و بجشید این ظلم باشد مانا آنکہ ملائکہ در حرب بدر و حنین شد جدم آمدہ با کفار حرب کردند بحکم خدائے بود تو ماذگرد ما بدل خود معاد دست کن زعفرا اے ہیہ ما خود در البعث زایشاں نمائیم و حرب کنم اگر از قوم ما ہم بجشید راہ تو باشم امیرالمومنین حسینؑ فرمود کہ جزاک اللہ خیرا یا زعفر دلم از زندگانی دنیا سیر شدہ و در ظلم المنایا دیدہ ام کہ من امروز بلقائے پروردگار خود خواہم رسید تو بہرائے خاطر باز گردد و متعرض این قوم مشو زعفر باز و فی الحال غبار فرو نشست (روضۃ الشہداء صفحہ ۳۲۸ مخطوطات) واعظ کاشفی اہلسنت

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے جلیل عالم ہیں ان کے مواعظ اور کتاب کی مقبولیت طبقات الافراد کے مطالعہ سے واضح ہو سکتی ہے اس کتاب کے عربی اور ترکی نظم و نثر میں تراجم ہو چکے ہیں اس عبارت میں سنی مصنف نے اپنے مذہبی نقطۂ نظر سے حضرت سید الشہدا روحی فداہ کو بار بار امیر المومنین حسینؑ کہا ہے ہم عبارت مذکور کا حاصل مضمون پیش کرتے ہوئے امام کے لفظ سے یاد کریں گے شاہزادہ نے چاہا کہ حملہ کریں یکایک ایک گرد بلند ہوئی ساتھ ہی اس کے عجیب شکل کا ایک مہیب صورت شخص سامنے آیا جس کی سواری از سرتا کمر گھوڑے کی طرح اور قدم شیر کے پیروں سے ملتے ہوئے تھے۔ یہ گفتگو شروع ہوئی میرا سلام ہو آپ پر اور آپ کے نانا اور باپ پر امام حسینؑ (سلام کا جواب دیتے ہوئے) اے نیک بخت تو کون ہے جو ایسے وقت میں ایک مظلوم اور بیچارہ و تدبیر سلام کرتا ہے۔

سوار۔ اے رسولؐ کے فرزند میں جنات کا حاکم اور پیغمبر آخر الزماں کا غلام شاہ مردان کا (ادنیٰ) خادم ہوں مجھ کو زعفر زاہد کہتے ہیں میری ساری فوج جنگل میں حاضر ہے آپ کے والد ماجد نے جس وقت بیر الالم میں آکر جنات کو ضرب ذوالفقار سے مسلمان کیا میرے ہی باپ کو ان پر حاکم بنایا تھا باپ کے مرنے کے بعد سے تمام جنات میرے محکوم ہیں اجازت دیجیے کہ میں اپنی فوج لے کر اس قوم کی روحیں جسموں سے کھینچ لوں۔

امام۔ اے زعفر خدا تجھے نیکی کی جزا دے بنی آدم کے قتل کے لیے کبھی ہاتھ نہ اٹھانا تم اجسام لطیفہ ہو وہ تم کو دیکھ نہیں سکتے اور تم انھیں دیکھتے ہو ان کو قتل کرنا بڑا ظلم ہے اب رہا یہ امر کہ فرشتہ بدر و حنین میں میرے نانا کی امداد کو آئے تو اس وقت کفار سے لڑائی تھی اور حکم خدا بھی تھا تم کو ابھی یہاں سے اپنی جگہ پر چلا جانا چاہیئے۔

زعفر۔ مایوس ہوں اے میرے سردار یہ ہو سکتا ہے کہ ہم آدم زاد کی صورت میں ان سے لڑیں جو ہم میں سے مارا جائے گا وہ آپ کے راستہ میں شہید ہوگا۔

امام۔ جزاک اللہ خیرا تم میری خاطر سے پلٹ جاؤ اور خبردار اس قوم سے تعرض نہ کرنا زعفر پلٹ جاتا ہے اور وہ اٹھتی ہوئی گرد فرو ہو گئی اگر اس گفتگو کو نظر تعمق سے دیکھا جائے تو یزیدیوں کی وحشت اور بربریت کا صحیح اندازہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے سلام مذہب اسلام کی سنت ہے افسوس ہے کہ مظلوم کربلا کے ساتھ دشمن اس رسم اسلامی کے برتنے پر بھی تیار نہ تھے جب کہ زعفر کے سلام کرنے پر آقائے نامدار کو تعجب ہوا یہاں سے بنی امیہ اور بنی ہاشم کی ذہنیت کا موازنہ ہوتا ہے کہ وہ رسولؐ کے فرزند کو لائق سلام بھی نہیں سمجھتے اور فرزند رسولؐ العقول رواداری سے کام لیتے ہیں انھیں نہیں گوارا کہ جنوں کی تلوار کے سامنے بنی آدم لائے جائیں انصاف اس کو کہتے ہیں عدالت اس کا نام ہے۔ اس واقعہ کی یادگار میں عراق کی مقدس سرزمین پر طاق میں بھی موجود۔ سفرنامہ دارالسلام میں اس کا یوں ذکر ہے۔

زعفر جن اور منصور ملک دو سرگروہ
آئے تھے نصرہ کو بہر کارزار کربلا !

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

کے جلیل عالم ہیں ان کے مواعظ اور کتاب کی مقبولیت طبقات الانوار کے مطالعہ سے واضح ہو سکتی ہے اس کتاب کے عربی اور ترکی نظم و نثر میں تراجم ہو چکے ہیں اس عبارت میں سنّی مصنف نے اپنے مذہبی نقطۂ نظر سے حضرت سیّد الشہدا روحی فداہ کو بار بار امیر المومنین حسینؑ کہا ہے ہم عبارت مذکور کا حاصلِ مضمون پیش کرتے ہوئے امام کے لفظ سے یاد کریں گے شاہزادہ نے چاہا کہ حملہ کریں یکایک ایک گرد بلند ہوئی ساتھ ہی اس کے عجیب شکل کا ایک مہیب صورت شخص سامنے آیا جس کی سواری از سرتا کمر گھوڑے کی طرح اور قدم شیر کے پیروں سے ملتے ہوئے تھے۔ یہ گفتگو شروع ہوئی۔ میرا سلام ہو آپ پر اور آپ کے نانا اور باپ پر۔ امام حسینؑ (سلام کا جواب دیتے ہوئے) اے نیک بخت تو کون ہے جو ایسے وقت میں ایک مظلوم اور بیچارہ و تدبیر سلام کرتا ہے۔

سوار۔ اے رسولؐ کے فرزند میں جنات کا حاکم اور پیغمبر آخر الزماں کا غلام شاہ مرداں کا (ادنیٰ) خادم ہوں مجھ کو زعفر زاہد کہتے ہیں میری ساری فوج جنگل میں حاضر ہے آپ کے والد ماجد نے جس وقت بیر العلم میں اتر کر جنات کو ضرب ذوالفقار سے مسلمان کیا میرے ہی باپ کو ان پر حاکم بنایا تھا باپ کے مرنے کے بعد سے تمام جنات میرے محکوم ہیں اجازت دیجیے کہ میں اپنی فوج لے کر اس قوم کی روحیں جسموں سے کھینچ لوں۔

امام۔ اے زعفر خدا تجھے نیکی کی جزا دے بنی آدم کے قتل کے لیے کبھی ہاتھ نہ اٹھانا تم اجسام لطیفہ ہو وہ تم کو دیکھ نہیں سکتے اور تم انھیں دیکھتے

ہو ان کو قتل کرنا بڑا ظلم ہے اب رہا یہ امر کہ فرشتہ بدر و حنین میں میرے نانا کی امداد کو آئے تو اس وقت کفار سے لڑائی تھی اور حکم خدا بھی تھا تم کو ابھی یہاں سے اپنی جگہ پر چلا جانا چاہیے۔

زعفر۔ (مایوس ہو کر) اے میرے سردار یہ ہو سکتا ہے کہ ہم آدم زاد کی صورت میں ان سے لڑیں جو ہم میں سے مارا جائے گا وہ آپ کے راستہ میں شہید ہوگا۔

امام۔ جزاک اللہ خیرا تم میری خاطر سے پلٹ جاؤ اور خبردار اس قوم سے تعرض نہ کرنا زعفر پلٹ جاتا ہے اور وہ اٹھتی ہوئی گرد فرو ہو گئی اگر اس گفتگو کو نظرِ تعمق سے دیکھا جائے تو یزیدیوں کی وحشت اور بربریت کا صحیح اندازہ ان کے سامنے آجاتا ہے سلام مذہب اسلام کی سنت ہے افسوس ہے کہ مظلوم کربلا کے ساتھ دشمن اس رسم اسلامی کے برتنے پر بھی تیار نہ تھے جب کہ زعفر کے سلام کرنے پر آقائے نامدار کو تعجب ہوا یہاں سے بنی امیہ اور بنی ہاشم کی ذہنیت کا موازنہ ہوتا ہے کہ وہ رسولؐ کے فرزند کو لائق سلام بھی نہیں سمجھتے اور فرزندِ رسولؐ العقول رواداری سے کام لیتے ہیں انھیں نہیں گوارا کہ جنوں کی تلوار کے سامنے بنی آدم لائے جائیں انصاف اس کو کہتے ہیں واللہ اس کا نام ہے۔ اس واقعہ کی یادگار میں عراق کی مقدس سرزمین پر طاق میں بھی موجود۔ سفرنامہ دارالسلام میں اس کا یوں ذکر ہے۔

زعفر جن اور منصور ملک دو سر گروہ
آئے تھے عشرہ کو بہر کار زار کربلا !

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

نصرت جن و ملک شہ نے نہ فرمائی قبول
ہیں یہ دو اپنی جگہ پر سوگوار کربلا

دار السلام ص۱۹ مطبوعہ اثنا عشری لکھنؤ ۱۳۱۴ھ

دوسرا بیان موعظ کی ایک مشہور کتاب جو عہد مرحوم واجد علی شاہ مطبع سلطانی میں چھپی ہے ملاحظہ ہو۔

در تہیج الشہادۃ اخوند ملا جعفر استرابادی از زبان ثقات نقل کرد کہ مردے گفت کشتی او در دریا شکست و من خود را بر تختہ گرفتہ بجزیرہ افتادم و دراں جزیرہ آواز گریہ شنیدم خود را باں طرف رسانیدم دیدم مردے سیاہ عظیم الجثہ نشستہ موہائے سر بصورت ریختہ و رشتہ نشاطش پیوستہ بصورت حزین یا حسینؑ می گوید و می نالد گفتم ترا بخدا

و در تہیج بحر حسینی گفت زعفر جن ام گفتم کہ در روایات دیدہ ام کہ کربلا رفتہ بودی گذارش را با من بگوئی گفت چوں حضرت را شہید یافتم عیال و اطفال خود را برداشتم و از کوفہ تا شام ہمراہ آل خیر الانام رفتم ہر گاہ کہ سپاہ یزید پلید سیلی دختر شاہ شہید میزد طفل من صورت خود را بدم سیلی میگرفت و چوں کعب نیزہ بشانہ دختران علیؑ میزد ادرم کتف خود را پیش میکرد و آں ضرب بخود میخرید و ہر وقت تازیانہ سید سجادؑ میزدند من تازیانہ را بشانہ خود میخوردم واکنوں من از سلطنت گذشتہ ام و دریں جزیرہ مقیم گشتہ ام۔ ہر شب جمعہ از اقوام من می آیند و در عزائے مولیٰ می نمایند و در ایام عاشورہ شب علی مرتضیٰ تشریف می آورد با سر برہنہ و لباس سیاہ تا بصبح در عزا قیام مینماید و وعدۂ بہشت

بگفت و از نظرم نہاں گشت (لسان الواعظین حاج شیخ محمد علی بالمعنی مطبوعہ علوی بخش خان)

تہیج الشہادۃ میں اخوند ملا جعفر استرابادی نے بعض قابل اعتماد لوگوں سے نقل کیا ہے کہ ایک مرد کہتا ہے میری کشتی دریا میں ٹوٹ کر غرق ہو گئی اور مجھے ایک تختہ کے سہارے نے جزیرہ میں پہنچا دیا وہاں پہنچکر رونے کی آواز سنی جب اس کی طرف جو قریب پہنچا دیکھا کہ ایک بہت بڑے قد و قامت کا سیاہ فام شخص بال چہرہ پر پریشان کئے ہوئے راحت و آرام کو خیرباد کہہ کر بڑے ہی درد کے ساتھ یا حسینؑ کہتا ہے اور آنسو بہاتا ہے میں نے کہا تجھے قسم ہے خدا کی تو کون ہے اور یہاں کیوں رہتا ہے اس نے کہا میں زعفر جن ہوں میں نے کہا روایتوں میں دیکھا تھا کہ تم کربلا گئے تھے کچھ وہاں کا حال مجھ سے بیان کرو زعفر نے کہا جب میں نے حضرت کو شہید پایا تو اپنے عیال و اطفال کو ساتھ لے جا کر کوفہ سے شام تک اسیران آل محمدؐ کے ساتھ رہا اور جب فوج یزید شاہ شہید کی دختر کو طمانچہ لگاتی تھی تو میں اپنے بچہ کے رخسار پر طمانچہ لگواتا تھا اور جب شاہزادیوں کے دوش مبارک پر چوب نیزہ سے اذیت دینے کی بے ادبی کرتی تھی تو میری اہلیہ اپنے دوش پر نیزہ کی ضرب سے شریک غم ہوتی تھی اور تازیانہ سید سجادؑ پر پڑتا تھا تو میں اپنے جسم پر زخم ہونے میں پیش دستی کرتا تھا میں (اب میں) سلطنت چھوڑ چکا ہوں اور اس جزیرہ میں ٹھہرا ہوا ہوں ہر شب جمعہ کو میری قوم یہاں جمع ہوتی ہے اور مجلس میں [illegible] ہیں اور عشرہ محرم کے دنوں میں خود حضرت امیر بالباس سیاہ ننگے سر تشریف لاتے ہیں اور صبح

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہولے ہے فرمایا تم قوم جن ہو۔ یہ لوگ انسان ہیں تم انھیں دیکھ دیکھ کر قتل کرو
گے زعفر نے کہا بعد میں فرشتے بھی تو دکھائی نہ دیتے تھے فرمایا وہ حکم خدا
سے آئے تھے اور تو صرف میری محبت میں آیا ہے زعفر نے کہا حکم دیجئے تو بصورت
انسان جنگ کریں فرمایا قلم قدرت چل چکا ہے اور میں کسی طرح نہ بچوں گا
زعفر نے کہا اگر یہ منظور نہیں تو حکم دیجئے کہ میں اہلبیت کو مدینہ بحفاظت
پہونچا دوں فرمایا مقدر میں یہی ہے کہ میرے بعد یہ لوگ اسیر ہوں اور قید کی
سختیاں اٹھائیں اے زعفر تو پھر جا اور توقف نہ کر کہ اب جو حال میرا
ہونیوالا ہے تجھ سے دیکھا نہ جائے گا زعفر سامنے سے ہٹا اور رکاب پر بوسہ
دے کر مع لشکر واپس ہوا مگر مجھ میں طاقت رفتار باقی نہ تھی قتل گاہ میں ٹھہر
گیا اس کے بعد جن نے شہادت علی اصغرؑ اور ماہ پارہ کا دفن کرنا اور
شمع امامت گل ہونا بیان کیا اور روتے روتے غش کر گیا۔

چوتھا بیان اور طالب علم کی ترجمانی

روایت زعفر میں جس روایت کو غیر معمولی شہرت حاصل ہے وہ
یہ ہے کہ ایک طالب علم اپنی جگہ زعفر کو ملامت کیا کرتا تھا کہ اس نے نصرت امام
میں کوتاہی کی رات کو کسی نے دق الباب کیا اور آنے والے نے بتایا کہ میں
زعفر ہوں مجھ سے گمان ہے کہ میں نے نصرت امام میں کوتاہی کی۔ خدا کی قسم
تیرا گمان غلط ہے آگاہ ہو کہ جس وقت میں نے سنا کہ امامؑ فوج دشمن میں گھر
گئے ہیں ساری فوج لے کر کربلا پہونچا دیکھا کہ قوم جن کے بڑے بڑے قبیلے اور
سلاطین مع اپنی فوج کے حاضر ہیں ان کی کثرت کے سامنے میرے لشکر کی

یہ حقیقت تھی اور سارا میدان کربلا بھرا تھا کہیں رائی کے دانہ کی
برابر بھی جگہ نہ تھی اور زمین سے آسمان تک ملائکہ اور جن صف بستہ تھے
اور سب با لحاح وزاری اذن جنگ طلب کرتے تھے اور متمنی جہاد تھے۔ میں
پہاڑ فرسخ پر تھا اور ہجوم ملائکہ و جن نے سامنے آنیکی جگہ نہ تھی دور سے
سلام کیا حضرت نے جواب سلام دے کر ہم سب کے جواب میں فرمایا۔ جزاکم اللہ خیرا
میں اپنے نانا کے خلاف حکم نہیں کر سکتا تم اپنے اپنے مقام پر پلٹ جاؤ
اب پلٹے اور بعد شہادتِ عظمیٰ میں نے اپنے ذمہ یہ خدمت لی تھی کہ
جب بھی پشت شتر گرتا تھا تو اس کو بحفاظت پھر اونٹ پر سوار کراتا تھا

پانچواں بیان کتب خانہ مشہد رضوی کی تحریر

ارباب شعر و سخن میں بھی بعض ایسے محتاط
گذرے ہیں جو بجوالہ سلسلۂ نظم شروع کرتے
ہیں چنانچہ میاں عشق مرحوم کا ایک مرثیہ
جس کا مطلع یہ ہے۔ ع

عروج اے مرے پروردگار دے مجھ کو

جلد دوم مطبوعہ مطبع منشی نولکشور ۱۳۰۱ھ صفحہ ۱۴۲ پر طبع ہوا ہے اس مرثیے میں
زعفر [illegible] حوالہ دیا ہے ۔

[illegible] یہ حال [illegible] پرو کہ عالم متحیر تھے وہ خستہ سیر
[illegible] سال گذرے کتاب [illegible] خاک شفا میں نظر

فسانۂ غم و رنج و ملال لکھا تھا !!
یہ آس کتاب میں زعفر کا حال لکھا تھا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ مرثیہ ۱۲۸ بند کا ہے اور اس میں آسی زائرؑ شکستہ خاطر [illegible]
ذکر ہے اور جو جگر سوز روایت گذشتہ عبارات میں درج کیے گئے معمولی [illegible]
اضافے کے ساتھ سب یکجا ہیں کسی نظم کلام کو دیکھ کر صحیح فیصلہ تو ناممکن ہے کہ [illegible]
واقعہ کس قدر ہے اور تخیل شاعری کس قدر ہے لیکن جہاں سیاق و سباق [illegible]
سے واضح ہوتا ہے اس بیان میں حسبِ ذیل پہلو نمایاں ہیں (۱) جب زائر نے آ[illegible]
مرد پیر کو جزیرہ میں مغموم و محزون دیکھا تو اس کی سیرت یہ تھی ہے

حسینؑ خاکِ پہ انگلی سے لکھ کے وہ مضطر
مثال ابر یہ رویا زمیں ہو گئی تر

(۲) زعفر کو جب خبر مصیبت پہونچی تو وہ جشن کا دن تھا۔

وہ میرے جشن کا دن تھا موافق معمول و امور سلطنت و انبساط میں مشغول [illegible]

(۳) زعفر جب پہنچا تو لاتعداد ملائکہ فرشتہ سحاب فرشتۂ ہوا وغیرہ وغیرہ
اپنے خدمات پیش کر رہے تھے اور مقام مسیب سے فوجیں نظر آ رہی تھیں

جنود جن کو لئے صورت ہوا پہنچا
مگر قریب مسیب کے جب میں جا پہنچا

(۴) پیمبران ماسلف اصحاب کیف کساد کے ہجوم میں ایک گام بڑھنے کی جگہ نہ
تھی دور سے سلام کیا اور اذن حضوری چاہا کہ جن سے یہ سلطان فیض گستر [illegible]

کھڑا ہے دور پریشان راہ دوسر کو
ہمارے پاس بلا لو وہاں سے زعفر کو

(۵) جب زعفر کو اذن جہاد نہ ملا تو ارواح (علیؑ و فاطمہؑ و رسولؐ) کو وسیلہ
قرار دیا ادھر سے جواب ملا۔

سُنا جس امر میں یہ خوش رہیں وہی کرنا
امام وقت ہیں جو کہیں وہی کرنا

زعفر نے جواب دیا۔

[illegible] اس وقت کام آئے گا
بہینگے لوگ جہاں میرا نام آئے گا

[illegible] دیکھ کر مظلوم کربلا نے زعفر کو مقتل شہدا میں لاکر عملاً بتایا کہ ایسے
[illegible] خوش جمال عزیز و اقربا کے بعد زندگی ہیچ ہے زعفر واپس ہوا۔
(۶) حکم امام کی تعمیل کے بعد پھر اسرو ائر ہوا ترک واجب کیا اور جب ماں نے
[illegible] بیٹا بے نیل ورام واپس ہوا تو حکم مادری سے مجبور کیا کہ اب مجھ کو
[illegible] یہ وہی اعلیٰ جذبۂ عقیدت تھا جو کربلا کی عورتیں دل میں رکھتی
تھیں اور جن کو سامنے رکھ کر امامؑ حقوق مادری کا احترام کر کے اذن جہاد
[illegible] زعفر بھی سمجھا کہ میں اب کامیاب ہوں گا۔

[illegible] حکم دے کے چلا
تمام اہل و عیال اپنے ساتھ لیکے چلا

[illegible] شہادت عظمیٰ کی خبر سُنی۔ زنگاری خیمہ کو جلتے ہوئے دیکھا جھکے ہوئے
[illegible] اُٹھتا ہوا دھواں گرے ہوئے پردے فلک نما شعلہ دیکھے مادر زعفر
[illegible] کر بلبلا کر یہ جناب زینب کے قدموں پر گری زعفر سید سجاد کے پائے
[illegible] ملا اور پھر امام ابن امامؑ اذن جہاد طلب کیا امام زین العابدین نے
[illegible] کی ہدایت کی اور سرفروشی کے عیوض میں مجلس عزا برپا کرنے کا حکم دیا
[illegible] آخری بیان ہے۔

[illegible] حسینؑ حسینؑ
شروع میں نے یہ نوحہ کیا حسینؑ حسینؑ

[illegible] حسینؑ حسینؑ
جب سے ہی درد ہے صبح و مسا حسینؑ حسینؑ

[illegible] بیقرار ہوتا ہوں
یہ نام اس لئے لکھتا ہوں اور روتا ہوں

[illegible] زعفر جن کی روایات پر وہ مختصر معلومات جس کو اس نمبر میں پیش کیا گیا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور الحمداللہ کہ گذشتہ اشاعت کا وعدہ پورا ہوا اب چند فوائد بھی قابل غور ہیں۔

نیاز فتحپوری کی تائید عصر حاضر کے مشہور اہل قلم نیاز فتحپوری مدیر نگار نے اپنی ادارت میں ۱۹۳۵ء جو علمی جریدہ "جن" نامی جاری کیا تھا اس میں ایک سپرنٹنڈنٹ پولیس سی۔ آئی۔ ڈی الہ آباد کے ذکر میں لکھا ہے کہ اُن کے تحقیقات ان مسائل میں زبردست ہیں اور ان میں اتنی صلاحیت پیدا ہو گئی ہے کہ زعفر جن کو بلا کر کربلا کے واقعات خود انکی زبان سے سنے (رسالہ جن لکھنؤ بابت ماہ مئی جلد ۱ نمبر ۵ صفحہ ۲۲) اسی طرح ۲۳ صفر ۱۳۶۸ھ کو مجھے بعض مومنین نے بیان کیا کہ عہد شاہی زمانہ نواب امین الدولہ بہادر وزیر اودھ کے مصاحبین میں ایک عامل تھے جنہوں نے اپنے حلقۂ احباب میں بعض لوگوں کے اصرار پر اس جن کو حاضر کیا تھا جو واقعہ کربلا میں حاضر تھا اور کربلا کے جگر پاش حالات میں وہ صرف اس قدر کہہ سکا کہ میں شہادت حضرت علی اکبرؑ کے وقت تک موجود تھا مظلوم کربلا پر جو مصیبتیں پڑیں ان میں صرف ایک شمہ مجالس میں بیان ہوتا ہے اور لوگ اس سے باخبر ہیں کتنے مصائب ایسے ہیں جو پردۂ خفا میں ہیں اور ان کی نشر و اشاعت نہیں ہوئی۔

مخالفین گریہ سے خطاب اس واقعہ کو میں نے اپنے روزنامچہ اور حالات زندگی موسوم بہ سفینۂ حیات جلد ششم صفحہ ۱۱۴ مخطوطات میں نقل کیا ہے یہ بھی ملتے ہے کہ شہادت عظمیٰ کے ذکر میں جن و انس ہم صفیر ہیں جنوں میں ولولۂ نصرت اسلامی نقطۂ نظر سے قرآن و حدیث تاریخ

[illegible] اقتباسات نے ثابت کر دیا ہے اور مزید تبصرہ کی ضرورت [illegible] الشہداء کا جن کا حوالا اسی نقطۂ نظر سے ہے کہ اسی اسلامی [illegible] میں ایک [illegible] حیثیت رکھتی ہے پھر بھی اگر مظلوم کربلا کے غم میں آنسو بہانا امام [illegible] پر باد ہوا اور وہ گریہ و بکا کو بدعت اور جنوں کے ماتم کو [illegible] تو ان کی صدائے احتجاج نقش بر آب ہے چند وجوہ سے (۱) جن [illegible] اتحاد کا نہ ہونا قطعی فیصلہ ہے اور یہ تسلیم ہے کہ جن نوع بشر کو ہمہ وقت نقصان پہونچانے کے لئے تیار ہے لیکن جن کو مسافر سے ہمدردی ناقابل انکار [illegible] حدیث میں ہے۔ من ضل منکم فی سفر فلینادو یا صالح [illegible] فان فی اخوانکم من الجن ۔ ۔ ۔ ۔ جنیا اذا سمع الصوت اجاب [illegible] (ضال بادیہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ ایران و مسند طبرانی) تم میں جو سفر کی حالت میں بے راہ ہو جائے تو وہ پکارے یا صالح میری مدد کرو تمہارے برادران جن میں [illegible] ایک جن جواب دے گا بنا بریں جب امام مظلوم پکاریں اور وہ [illegible] تو اگر امام حسینؑ ایسے غریب و بے وطن) کے بغیر پکارے ہوئے لبیک کہا ہو تو کیا تعجب ہے (۲) بزرگان دین کے غم میں جنوں کا ماتم ثابت ہے [illegible] کے حوالہ دینے میں یہ مضمون کتاب ہو جائے گا اس لئے صرف اسی [illegible] کر کے موضوع کو ختم کیا جاتا ہے کہ عز الدین ابو الحسن علی ابن عبد الکریم جزری نے حضرت عمر کی وفات کے سلسلہ میں [illegible] اول و دوم پر جنوں کا اشکبار رہنا تسلیم کیا ہے اگر جن [illegible] کر سکتے ہیں تو پارۂ جگر رسولؐ پر بھی نوحہ کریں گے اور کسی [illegible]

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

عزا، کو نکتہ حسینی کا حق نہ ہو گا اسد الغابہ چاپ مصر سنہ ۱۲۸۶ھ جلد ۲ صفحہ ۲
میں عزائے حضرت عمر میں جنوں کا شریک ہونا موجود ہے۔

اظہارِ حقیقت

ایک محترم ناظر رسالہ نے اپریل سنہ ۱۹۳۶ء کا ماہنامہ البیان جلد ۲ عدد ۲ دیتے ہوئے جو دفتر میں موجود ہے خواہش کی تھی کہ عصر حاضر میں تہذیب جدید جنوں کے وجود سے انکار کرتی ہے اور افاضل اہلسنت کا ایک بسیط مضمون اس پرچہ میں شائع ہوا ہے اگر وہ نظریہ صحیح ہے تو پھر بیر الالم میں حضرت علیؑ کے فتوحات اور زعفر جن کی روایت بے بنیاد ہوتی ہے محرم کا زمانہ تھا اور میں نے الواعظ محرم نمبر میں صرف روایت زعفر کو شیعہ اور سنی طریق سے پیش کرتے ہوئے بتایا تھا کہ اس عصر کے مفکر اور اہلِ قلم بھی قوم جن کا وجود مانتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں میں نے جو عبارت اعلم کی تحت میں صد الواعظ میں پیش کی تھی وہ حرف بحرف بلا تصرف اکسیر العبادات کی عبارت ہے میری طبعزاد نہیں ہے بحار الانوار ناسخ التواریخ اکسیر العبادات وغیرہ محرم نمبر کی تدوین میں یہی کتب متعلق میرے سامنے تھے الواعظ میں صرف حوالہ نہیں دیا گیا قارئین کرام کو اگر اس بحث پر سیر حاصل بحث کی ضرورت ہو گی تو میں آئندہ نمبر میں اس پر قلم اٹھاؤں گا مرقوم بالا مضمون کے خاص اجزاء یہ ہیں جن کے جواب تضیع اوقات سمجھ کر نہیں دیئے گئے تھے (۱) جو لوگ حضرت سلیمان

[illegible] آن کو جبلیم یعنی پہاڑی کہا ہے اور قرآن [illegible] اس کا مطلب یہ ہے کہ جن و انس علیحدہ دو [illegible] اور دوسری ...... (۲) والجان خلقناہ [illegible] کی تفسیر میں اس گروہ کا دعویٰ ہے سوچے پر آیت کا [illegible] کہ جن لوگوں کا ناری حصہ زیادہ ہوتا ہے وہ جان کہلاتے [illegible] ہے کہ انسان اور جن ایک ہیں ایک میں آگ کا غلبہ ہے [illegible] اعتدال۔ (۳) اعجاز قرآن کے سلسلہ میں رب العزت کا [illegible] دونوں متحد ہو کر بھی قرآن کا مثل نہیں لا سکتے اس کا [illegible] کیا نظر نہ آنے والے ہوائی یا آتشی جن انسانوں [illegible] قرآن کے مقابلہ کا مشورہ کر سکتے ہیں صد روایت زعفر [illegible] جزئیات نقد و نظر سے مستغنی ہیں اجمال قضیہ ثابت ہونے کے [illegible] ہمارے ذمہ نہیں ہے جنوں کا ماتم اسلامی آواز ہے جس میں [illegible]

[illegible] قول درست نہیں ہے کہ وہ مساجد کی دیواروں پر یا زعفر جن [illegible] اور حاجت برآری کے متوقع ہوں استجابت دعا کا [illegible] آل محمد ہیں جنہوں نے عالم کی مشکلات آسان کیں۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

کا وجود جن سے انکار کرنا موضوع پر قلم اٹھانے کا محرک ہوا تھا۔ ابن تیمیہ نے منہاج السنہ ص ۲۵۰/۲۲۵ ج ۲ میں اپنی جولانگاہ ذہانت کے جو کرشمہ دکھاتے ہیں ان میں رسول اسلام کی زیارت قبر پر زائرین کو حرمت کا فتویٰ دیتے ہوئے فرزند رسول الثقلین حضرت امام حسین علیہ السلام حدود غم سے انکار کیا ہے اور نجی جان میں نوحہ و غم کو افسانہ سمجھتے ہیں عزائے حسینؑ تمام مسلمانوں کے مشترکہ تاثرات ہیں اگر کوئی وہابیت نواز اس کا مضحکہ اڑائے تو ہمارا جواب دینا فرض ہے یہی وجہ تھی کہ جنوں کی سوگواری اور مظلوم کربلا سے اظہار عقیدت کے سلسلہ میں محرم نمبر میں قلم اٹھایا گیا اور اہلسنت کے بھی اقتباسات دیانت کے ساتھ پیش کئے گئے اور جن کی جو تعریف کی گئی وہ فریقین کے نظریہ کے مطابق لیکن ہمارے گمنام دوست اس کو برداشت نہ کرکے اپنی تحریر میں لکھتے ہیں۔

ہمارے مولانائے محترم ہیں۔ اعلم ان الجن والشیاطین اجسام ہوائیہ الخ تحریر فرما کر قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔"

یہ لب و لہجہ حقیقت امر سے ناآشنا ہونے کا نتیجہ ہے مجیب کے لئے صرف یہی ایک طریقہ ہے کہ وہ منکر کی کتابوں سے استدلال کرے الواعظ میں علمی مباحث زبان اردو میں ہوتے ہیں وہ عربی جریدہ نہیں ہے جو عبارت عربی پیش کی جائے اس کو مدیر کا رشحہ کلک سمجھنا غلط ہے۔

یہ الواعظ کی وسعت نظر تھی کہ وہ تعریف نذر قرطاس کی جو سنی شیعہ دونوں فریق میں معتبر ہے اکسیر العبادات کی وہ عبارت جس کا ہم نے اس کے

[illegible] وہ عبارت ہے جو اہلسنت کی مستند کتاب [illegible] موجود ہے اور صدر کلام جن کے جسم ہوائی ہونے [illegible] ملاحظہ ہو۔

الجن اجسام ھوائیہ وقادرۃ علی التشکل باشکال مختلفہ [illegible] وقادرۃ علی اعمال الشاقہ وھم خلاف [illegible] (ماحصل) جن پیکر ہوائیں اور مختلف شکلوں میں [illegible] آن کو عقل و دماغ بھی دیا گیا ہے اور وہ دشوار [illegible] قائم رکھتے ہیں اور وہ آدمی کی ضد واقع ہوئے ہیں اور [illegible] جنات الحیوان کبری ج ۱ ص ۱۹۴ لغت جن چاپ مصر) [illegible] اس تعریف میں جو کمزوری نظر آتی ہے وہ یہ ہے کہ [illegible] آیہ قرآن خلقتنی من نار اور دوسری جگہ والجان خلقناہ من قبل من نار السموم یہ آیات الواعظ کے بھی پیش نظر [illegible] جو تعریف پیش کی تھی وہ شیطان کی نہ تھی وہ جن سبھی مگر [illegible] قوم جن کی پیش کی گئی ہے جس کی مؤیدات احادیث و تفسیر میں [illegible] اور الواعظ کی اختیار کردہ تعریف کا واسطہ پاک ہے قرآن [illegible] دل و دماغ سے ترجمہ نہ کیجئے علوم اہلبیت کی روشنی میں [illegible] بحار الانوار کتاب السماء والعالم میں اس بحث پر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

السموم فی اللغۃ الریح الحارۃ [illegible]

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

باللیل وعلی ھذا یا السموم الریح الحارۃ فیھا نار ولھا لھب علی ما ورد فی الخبر انھا من فیح جھنم۔ سموم لغت میں گرم ہوا کو کہتے ہیں جو عموماً دن کو اور کبھی رات کو (چلتی) ہے بنا بریں ہوائے گرم وہ ہے جس میں عنصر آگ موجود ہے اور وہ شعلہ ور ہے جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے کہ وہ ریم دوزخ سے ہے۔

(۲) حدیث کا مشہور لغت مجمع البحرین جو اہل علم میں ہر قول معصوم کے حل میں ۔ ۔ ۔ سامنے لایا جاتا ہے ملاحظہ ہو اقسام جن کے سلسلہ میں یہاں بھی آپ کو ملے گا وصنف کالس یح فی الھواء اور ان احادیث کو دمیری نے بھی نقل کیا ہے ابی الدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خلق اللہ الجن ثلاثۃ (صاف) صنف کالس یح فی الھواء (منہ) ابوذر صحابی حضرت امیرؑ سے روایت ہے کہ نبی خداؐ نے جنوں کو تین قسموں میں پیدا کیا ہے ایک قسم مثل باد تند کے ہے ہوا میں۔ احتج المسلمون قاطبۃ علی ان نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث الی الجن کما ھو مبعوث الی الانس۔ اس مقولہ سے کسی کو انکار نہیں ہے مگر جو آسمان کے وجود کے منکر صراط و میزان کو نظر استبعاد سے دیکھنے والے ہیں حور و غلمان کو دل کا بہلاوا سمجھتے ہیں۔

میرے محترم مخاطب کو قادرۃ علی التشکل سے بھی اختلاف ہے اور غالباً وہ جن کو بھی حضرت انسان کا ایسا بے بس سمجھتے ہیں ناضل

[illegible] علی بن قاضی محمد حامد بن محمد فاروقی حنفی لغت جن کی [illegible] قال الجن حیوان ھوائی بتشکل باشکال مختلفہ واما [illegible] ارباب الملل والمصدقین بالانبیاء فقد اعترفوا بوجود الجن واعترف بہ جمع عظیم من قدماء الفلاسفۃ [illegible] (کشاف اصطلاحات فنون طبع کلکتہ ۱۸۶۲ء) [illegible] جاندار مخلوق ہے۔ طرح طرح کی صورتوں میں ظاہر [illegible] اقوام اور خصوصیت سے وہ لوگ جنہوں نے انبیاء کی [illegible] جنوں کے وجود کا اقرار کرتے ہیں اور فلسفۂ قدیم کے [illegible] وجود جن کے قائل ہیں ان حقائق سے بے خبر بزرگوار کا ارشاد ہے [illegible] علی التشکل باشکال مختلفہ سے عالم کا فرد فرید [illegible] معترض اگر بحار کتاب السماء والعالم پڑھ لیتے جو اسلامی [illegible] اور واقعات مذہبیہ ان کے سامنے ہوتے تو ایسا نہ کہتے۔ جبریل کا دحیہ [illegible] فرشتوں کا غزوات میں حضرت علیؑ کی شبیہ بن کر آنا [illegible] صورت اختیار کرنا بھی غالباً ان کے فہم و ادراک سے [illegible] تو فرشتوں کا ذکر ہے اور [illegible]

[illegible]

Presented by: https://jafrilibrary.com

سفر کے وقت مطلق تو ہم جن کی حکایت ہے اس عموم کو آپ خاص لباس پہنا رہے ہیں یہ تہمت ہے۔

تیسرا عذر یہ ہے کہ زعفر جن میلوں دور رہا اور جب ہر شکل میں متمثل ہو سکتا تھا تو بہنگا بن کر کیوں یہ پہونچا۔

برادر ملی یہ میدان کارزار کا واقعہ ہے مظلوم کربلا اپنے دیس میں مسند رسولؐ پر نہ تھے۔ فریضہ انتصار اس کا متقضی نہیں ہے کہ زعفر بہنگا بنکر آتا۔ لشکر جرار لے کر آیا اور ولولہ وعقیدت کا مظاہرہ اسی طرح ہو سکتا تھا جو صورت اُس نے اختیار کی اگر فرشتوں کے دل میں یہ جذبہ تھا کہ وہ اشجع الناس حضرت امیر المومنینؑ کی شکل میں ہو کر جہاد کریں تو جن کیوں فروتنی اختیار کرتا اس تحریر میں معترض نے آخری بیان پر ذرا تفصیل سے بحث کی ہے اور ہم اس قدر عرض کر کے قلم روکتے ہیں کہ اُن کو شاید علم کلام کی سیر کا موقعہ نہیں ملا یہ مؤلف کی دیانت داری ہوتی ہے کہ وہ نقل اقوال میں بے کم و کاست تحریر پیش کرے اور جس واقعہ کی شہرت پر بحث کی جاتی ہے اُس کا منشا یہ نہیں ہوتا کہ ہر ہر جزو کو دنیا تسلیم کرے صرف نفس مطلب ثابت کرنا ہوتا ہے اور وہ بحمداللہ ثابت ہے کہا دشمنان خاندان رسالتؐ کے مقابل میں حدیث طیر، حدیث تشبیہ وغیرہ کے تواتر پر اس طرح بحث نہیں ہوتے یاد رہے البیان امرتسر ابن تیمیہ کی تقلید میں اگر قرآنی مقصد سے کوئی انکار کرے گا تو الواعظ خاموش نہیں رہ سکتا۔

وہ دین سے انکار کرنے والے نام نہاد مسلمانوں کے لئے انھیں کی کتابوں [illegible] الملوک، و مشہور سیوطی روضۃ الشہداء کاشفی سے درباب [illegible] کے ساتھ جنوں کے خدمات پیش کئے اور بتایا کہ جن کس طرح [illegible] آگ ہی اس کا عنصر نہیں آخر میں کاتب تحریر کو یہ عذر [illegible] روز عاشور یوم غم ہمیشہ سے تھا اس دن نبی جان میں جشن کیوں۔ یہ بحث بھی فروعی حیثیت رکھتی ہے اور ہم مرقومۂ بالا سطور میں کہہ چکے ہیں کہ ثبوت مطلوب میں جملہ عبادات کے ہر ہر جزو کا ثابت کرنا مجیب کا فرض نہیں ہوتا نفس مطلب ثابت ہے اور اگر موصوف کو لفظ جواب پامال کرنا ہے تو مجھ جیسے اس استفسار کا حق ہے کہ کیا آپ احکام الٰہی اور تکلیف شرعی کے جزئیات میں بھی جن والنس کو مساوی سمجھتے ہیں اور واجبات و مستحبات جملہ موارد میں اُن کو برابر کے حقوق ہیں اور کیا جنوں کو علم غیب بھی تھا۔ ان دو باتوں کے جواب کے ساتھ وہ مطالبہ خود حل ہو [illegible] اس پوری تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ جو تعریف جن کی [illegible] کی گئی تھی وہ فریقین کا مسلمہ ہے اور جنوں کی عقیدت اہلبیت سے مسئلہ قرآنی ہے جس پہ ادلہ اربعہ گواہ ہیں۔ اگر مزید حوالوں کی ضرورت ہوگی ناچیز مدیر کو مزید جامہ فرسائی میں بھی عذر نہ ہوگا۔ کشاف میں اس بحث کے آخر میں پھر یہ الفاظ ہیں ــــ [illegible] فی کل صورۃ جن ہر صورت اختیار کر سکتے ہیں اور ان کو بھی ملائکہ کی ایسی آزادی حاصل ہے اگر یہ فریقین کا مسلمہ ہے کہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

امین وحیہ کلبی کی صورت میں آسکتے ہیں تو کسی جن کا ناصر کے لباس
میں آنا منافی نہیں ہے جنوں کے اختیارات کو محدود کرنا عزائے حسینؑ
پر ضرب اور باب مناقب کو مسدود کرنا ہے اسلام کا مشہور محقق شیخ
محمد طاہر اپنے لغت میں رقمطراز ہے۔ کان جبرئیل یاتیہ فی صورۃ دحیہ
الکلبی وھو کان جمیلا حسن الصورۃ جبرئیل امیں برابر وحیہ کلبی
کی صورت میں آتے تھے اور وحیہ ایک قبول صورت حسین تھے (مجمع بحار الانوار
حصہ اوّل صفحہ ۳۱۷ طبع نولکشور) اگر انصار حسینؑ منتخب روزگار افراد تھے
تو وہ گروہ بھی قابلِ قدر ہے جس نے صدائے فریاد پر لبیک کہا۔ امامؑ
کی طرف سے اجازت نہ ملنا دوسری بات ہے مگر جن دلوں میں امداد
کے عزائم تھے ان کا ذکر بابِ عقیدت میں آئے گا حضرت ابراہیمؑ خدا کے
خلیل جب نمرود کی شعلہ در آگ میں گرائے جانے والے تھے اور فضا سے
گذرتے ہوئے مرکز ہلاکت کے قریب پہونچ رہے تھے اس وقت وحی
الہام کے فرشتہ جبرئیل کا یہ کہنا الک الحاجۃ کوئی حاجت ہے اور
خلت کا جواب اور استغناء عبدیت اما الیک فلا تمہاری طرف
احتیاج نہیں ہے یہ گفتگو اگر سیرت خلیل میں موجود ہے تو وارث
ابراہیم حسین بن علیؑ کے کان سے سنی جائے گی اور عزت کی آنکھ سے
دیکھی جائے گی جو نفوس اختیارات نبوت و امامت کو افسانہ سمجھتے ہیں
ان سے ہمیں سروکار نہیں خاتمہ تحریر میں صرف ارباب ولا کی ضیافت
طبع کے لئے ایک عبارت اور حاضر ہے اس کے ملاحظہ کے بعد قوی امید ہے

[illegible] قوم جن کو بہرہ وحیہ کہنے سے پرہیز کریں گے۔
[illegible] اصحاب التواریخ ان رسول اللہ کان جالساً وعندہ جنی حتی
[illegible] المشکلہ قافیل امیر المومنینؑ فتصاغر الجنی حتی صار
[illegible] قال اجرنی یا رسول اللہ قال عن من فقال من
هذا الشاب المقبل قال النبیؐ وما ذاک قال الجنی اتیت سفینۃ
[illegible] الطوفان فلما تناولتہا ضربنی هذا فقطع
[illegible] فاخرج یدہ المقطوعۃ فقال النبیؐ هو ذاک ومدینۃ
[illegible] تامہ در روضۃ الصادقین وغیرہ) اہل تاریخ نے بتایا
[illegible] الشریف فرما تھے اور ان کی خدمت میں قوم جن سے کہ ایک
[illegible] تھا یکایک مومنین کے امیرؑ وارد ہوئے جن
[illegible] چھوٹا ہونا شروع ہوا اور مثل گنجشک ہو گیا اور پیغمبرؐ سے اپنے
[illegible] استدعا کی رسول عربی نے فرمایا کس سے بچاؤں عرض
[illegible] سے فرمایا کیوں کس لئے جن نے کہا میں بروز طوفان
[illegible] دینے کے لئے آیا جب میں نے کشتی میں ہاتھ لگایا تو اس
[illegible] تلوار لگائی اور ہاتھ قطع کر دیا اس کے بعد اس نے اپنی
[illegible] دست بریدہ دکھایا اور پیغمبر خدا سے تصدیق کی کہ بیشک
[illegible] نصرت خلق اور کارگذاری تھی۔ اس جگہ رعب وہیبت
[illegible] کا اقتضاء ہے کہ جن فرتنی کرے اور مثل عصفور ہو جائے اور
[illegible] وقت ہے وہاں ہیبت اصلی کا مظاہرہ اور مجاہدہ

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پیکر درکار ہے۔

امتدادِ زمانہ نے اُن کتابوں کو باقی نہیں رکھا جو قرنِ اوّل سے "جن" کے موضوع پر سلف صالحین نے مدون کیں احمد بن محمد بن خالد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن علی البرقی المتوفی سنہ ۲۷۴ ہجری کی کتاب احادیث فی الجن و ابلیس اور اخبار الجن تالیف احمد بن عیسٰی جلودی البصری شائد ہی کسی کتب خانہ میں ہو یہ قوم شیعہ کے وہ کارنامہ تھے جن کے اب صرف نام باقی ہیں محترم معترض کا اگر فرقہ اہلِ سنّت سے تعلق ہے تو وہ اکام المرجان فی احکام الجان عہد قدیم کی ملاحظہ کریں۔

جواب الجواب پر نقد و نظر

ایک گرامی نامہ کا جواب !

خوش رہے چھیڑنے والا مرے فسانے کو

[illegible] ماہ جنوری میں جو اداریہ سپرد قلم کرکے بتایا تھا کہ اسلام [illegible] کیا حیثیت ہے اور اس کے جواب الجواب میں مراسلہ [illegible] نام کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے پھر قلم اٹھایا ہے اور اپنے [illegible] میں اور جن کو پہنچا ہے بہت زور دیکر کہ [illegible] ارادات و شبہات بجنسہٖ اپنی جگہ پر موجود ہیں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جب تک ان الجن اجسام ھوائیہ اور قادرۃ علی التشکلات باشکال مختلفہ کا انکار نہ کیا جائے۔

موصوف نے الواعظ کے نظریہ سے اختلاف کے ساتھ لب ولہجہ کی بھی شکایت کی ہے اور میں نے اس جوابی مقالہ کو فرصت کے لمحات میں پڑھا اور اصولاً تو اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث ہو جانے کے بعد مزید جواب کی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ اڈیٹر نے جو کچھ لکھا تھا حوالہ دے کر مگر چونکہ کاتب تحریر نے آخر میں بقسم ظاہر کیا ہے کہ اس خامہ فرسائی کو مباحثہ یا مناقشہ نہ تصور کیا جائے بلکہ ریسرچ سمجھ کر قلم کو حرکت دی ہے اس لئے ان کی خاطر سے ہم پھر الکیبا قلم اٹھاتے ہیں۔ ناظرین الواعظ اس مقالہ کے مطالعہ سے پہلے ماہ جنوری کا نمبر سامنے رکھ کر قسط ہذا ملاحظہ کریں پہلی شکایت موصوف کو یہ ہے کہ الواعظ نے جواباً جو انداز تحریر اختیار کیا وہ جذباتی اور تحفظ آمیز ہے نام نہاد مسلم۔ وہابیت نواز یا منکر ایسے خطابات وہ اپنی طرف لے گئے ہیں حالانکہ اس مضمون کے اوّل و آخر میں دو جگہ بتایا گیا تھا کہ یہ مقالہ ابن تیمیہ اور ان کے ہم خیال طبقہ کے نظریات سے متاثر ہو کر لکھا گیا ہے یہ دشمن اسلام گروہ اس سے زیادہ بیزاری کا مستحق ہے اس کے خاص وکیل نامہ نگار البیان میں جن کا اپریل ۱۹۳۶ء کے نمبر میں حضرت سلیمانؑ کے زیر نگیں جنوں کی تحقیق میں ارشاد ہے کہ بلحاظ تمدن بنی آدم کی دو حصوں پر تفریق

[illegible] وحشی اور کوہستانی یا بدوی جو لوگ
[illegible] ان ہی پہاڑیوں کو جن کہا ہے
[illegible] کے بعد اس جماعت نے جو نتائج اخذ کئے
[illegible] ہوا کہ اس دشمن مذہب جماعت کے بارے
[illegible] وہ معتدل ستھیں یا سخت ہاں جناب والا
[illegible] یاد کرنے میں میرے خیال میں تو کوئی جرم
[illegible] تو یہ لفظ مدیر کے قلم سے ہرگز نہ نکلتی
[illegible] یاد کرنے پہ آپ الواعظ کو دریدہ
[illegible] کے جتنے لغت ہیں سب میں ملاحظہ فرمایئے
[illegible] کے بھی ہیں۔ صحاح جوہری منتخب اللغات
[illegible] یہ لفظ ان معانی میں استعمال ہوئی ہے عبید
[illegible] علیہ الرحمہ سے زمانہ عبقات الانوار رضوان اللہ
[illegible] اصل استعمال ہیں جن کو فرداً فرداً پیش کرنے سے
[illegible] تو اڈیٹر کی طرف سے تھی اب جناب والا
[illegible] الجواب میں ملاحظہ ہو مگر جناب مولانا نے
[illegible] نفس مطمئنہ سے کام نہ لیئے دیا اور
[illegible] اور قادرۃ علی التشکلات کو جو قرآن
[illegible] العرفین فرماد [illegible]
[illegible] نقد و تبصرہ [illegible] کرام کو

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اس حقیقت سے مطلع کرنا فرض ہے کہ الواعظ بابت ستمبر دا کتوبر وجنوری
میں وجود جن کے خلاف جس طبقہ کی طرف سے صدائے احتجاج بلند ہوئی
تھی اس کے جواب میں مجھے شیعہ لٹریچر تو پیش کرنا نہ تھا مولف حیوۃ الحیوان
یعنی دمیری کا قول پیش کیا اور چونکہ شیعی کتاب کی وہ تائید تھی اس
لئے مسلم بین الفریقین کہا گیا اور کیا گناہ ہوا اب جب کہ آپ کی ذات
صفات نے شخص ثالث بنکر شبہات وارد کرنا شروع کئے اس لئے
معترض کا نام اور مسلک ظاہر نہ ہونے سے سنی اور شیعہ کتب کے حوالے
دیئے حیات الحیوان بحار الانوار اور مجمع البحرین اور کشاف اصطلاحات
فنون اور مجمع البحار کی عبارتیں ملاحظہ کر کے اگر آپ یہ کہتے کہ حوالے
غلط ہیں تو اڈیٹر کا جرم ثابت ہوتا لہٰذا التعریف تو فریقین میں
مسلم تو اسی وقت ہو گئی جب آپ نے جنوری کی پیش کردہ عبارتوں
کو فرضی نہیں کہا اور نفی مطلوب میں آپ نے بجز اپنی رائے شریف کے کوئی
ایک قول بھی پیش نہیں کیا یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ جنوں کے اجسام ہوائی
ہونے پر جن اہل تحقیق کے اقوال نذر قرطاس کئے تھے ان کو بھی قرآن مجید
کے آیات پر عبور ہے اور انہیں بعض تو وہ ہیں جو جنا کتاب اللہ کے
قائل ہیں لہٰذا دمیری کے دماغ میں یہ نہیں آیا کہ اس کی پیش کردہ تعریف قرآن
سے متضاد ہے موصوف نے دس صفحات کی جو تحریر ارکان مدرسہ کو
بھیجی ہے اس کے خاص مقامات میں یہ آیت ہے والجان خلقناہ
من قبل من نار السموم (پ ۱۴ ع ۳ سورہ حجر) اور اس آیت کو زیر بحث

[illegible] کے مخالف قرار دیکر پیش کیا ہے حالانکہ معنوی لحاظ سے موید ہے
[illegible] کے تفسیر میں خاص اس آیت کی تفسیر میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ
[illegible] کا جو قول پیش کیا ہے افسوس ہے انکا یہ کہکر مضحکہ اڑایا ہے
[illegible] قرآن کے بعد کیا مہملات منقولات عالم ناسخ القرآن بنتے
[illegible] ہیں ہم پھر بار دیگر متوجہ کرتے ہیں کہ قرآن کو تفسیر کی روشنی
[illegible] خود ترجمہ نہ کیجئے اور اڈیٹر کو مجبور نہ کیجئے کہ وہ آپ کے ترجمہ پر
[illegible] جنوں کے بعض قسموں کے اجسام ہوائی ہونے کا
[illegible] کلام مجید کا ناسخ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نسخ کا معنی مذکورہ بالا
[illegible] ہے اور یہ کلام نہ تو ان کے بعض قسموں کے جسم ہونے کو
[illegible] اس سے انکار نہیں ہے۔ اور نہ جسم ہوائی نہ ہونے کو
[illegible] جسم ہوائی نہ ہونا کلام مجید میں مذکور نہیں ہے اگر نہ ہونا مذکور
[illegible] نسخ لازم آتا۔

[illegible] بعض قسموں کا جسم ہوائی ہونیکا قول کلام مجید کے مخالف بھی نہیں ہے اس لئے
[illegible] یا بعض اجمال تفصیہ جبلہ جان کا آگ سے مخلوق ہونا مذکور ہے اور تفصیہ
[illegible] ہوتا ہے جسمیں بعض کی قید بڑھائی جا سکتی ہے اور بعض کا آگ سے پیدا
[illegible] ہونیکی نفی نہیں کرتا۔
[illegible] اس کو صراحت تسلیم کر لیا ہے کہ خداوند قادر مطلق انکی شکل و
[illegible] اور ائمہ علیہم السلام کی خدمت میں ان کا عصفور
[illegible] آنا ممکن ہے اور واقعات متواترہ بتاتے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

ہیں کہ ایسا ہوا۔ لہٰذا اب نزاع صرف اس میں رہ گئی کہ یہ تبدیلِ اشکال وقتی طور پر بقدرت خدا تھا یا خدا نے اُن میں یہ قابلیت دی ہے کہ بذات اپنی شکل بدل سکیں جس طرح کی شکلیں اور صورتیں اور قابلیتیں اور حالتیں تصور میں آسکتی ہیں اُن کل کا دُنیا میں موجود ہونا واضح طور پر بتا رہا ہے کہ خداوند قادر مطلق نے اپنی قدرت کاملہ ظاہر کرنے کے لئے ایک مخلوق کو ایسی قابلیت اور قدرت بھی دی کہ بذاتہٖ اپنی شکل وصورت کو اپنے ارادہ و اختیار سے جب چاہے بدل سکے اس تقریر کا اگر جواب اصولی اور عقلی ہوگا تو لائق توجہ ہوگا ورنہ محض انکار مکابرہ پر محمول کیا جائیگا۔ میرے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ ترجمہ آیت بالا میں ایک سُنّی مترجم کا حوالہ اور دوسرا شیعی ترجمہ کا پتہ دوں ممکن ہے کہ اس وقت ذہن مبارک میں آئے ظاہر کے پرستار نہ ہو جئے باطل کی گہرائیوں کو بھی دیکھئے آپ کے مضمون کا یہ اجمالی جواب ہے۔

مرقومہ بالا آیت پر مترجمین فریقین کے نوٹ

(۱) جناب تاج العلماء سید علی محمد صاحب قبلہ مجتہد اعظم المتوفی ۱۳۱۲ھ کی شخصیت قوم میں محتاج تعارف نہیں ہے موصوف کا ترجمہ گذشتہ اور موجودہ سب ترجموں کا سرداً مانا گیا ہے اس ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیے۔ والجان خلقناہ من قبل من نار السموم کے ترجمہ میں لکھتے ہیں اور جن کو پیدا کیا ہم نے اس سے

[illegible] (ترجمہ قرآن عظیم آباد) صفحہ ۳۲۳ بگولا السریع الجارہ کا بہت ہی [illegible] ہے اور یہ لفظ اُردو ادب کے اساتذہ بھی نظم ونثر میں استعمال کرتے ہیں [illegible] مونس المتوفی ۱۲۹۲ھ نے کربلا کی گرمی کے اظہار میں اس لفظ کو نظم کیا ہے کہ معلوم ہوتا ہے آیت کا مفہوم اُن کے سامنے تھا۔

[illegible] آتی ہو فریاد کی صدا ٭ دیو عجیب ہیں کہ بگولے ہیں جابجا

[illegible] مراثی مونس طبع نولکشور صفحہ ۱۰۲ سنہ ۱۳۲۰ھ ثابت ہوا کہ بگولا [illegible] اور تیزی کی ایک قسم ہے۔

(۲) شاہ عبد القادر مشہور عالم آیہ مرقومہ کی اُردو اس طرح [illegible] اور جان کو ہم نے بنایا اس سے پہلے لو کی آگ سے یعنی لطیف [illegible] آسی میں ہے (قرآن مجید مطبع مصطفائی صفحہ ۲۴۲ [illegible])

(۳) محمد عاشق الٰہی مولوی فاضل میرٹھ نے حسب ذیل الفاظ [illegible] اور جنات کو ہم نے پیدا کیا آدم سے پہلے لو کی آگ سے (ترجمہ قرآن) مطبع خیر المطابع صفحہ ۱۹۹ طبع میرٹھ سنہ ۱۳۲۰ھ)

[illegible] نے لو کو جنوں کی اصل قرار دیا ہے اور یہ محتاج ثبوت نہیں [illegible] ایک قسم ہے میر انیس المتوفی ۱۲۹۱ھ کا شعر ملاحظہ ہو۔

[illegible] وہ گرمی کا، جب گرمی کا ہو ذکر تو آجائے پسینہ

[illegible] پر اکتفا کی گئی ہے اور وہی نتیجہ پھر [illegible] فریقین کا مسئلہ ہے تاج العلماء اور

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

شاہ عبدالقادر اُمّت مسلمہ میں محتاج تعارف نہیں ہیں اور ان سے بلند شخصیت طبرسی علیہ الرحمہ کی ہے جو سر چشمہ ہیں علوم قرآن کا موصوف نے تفسیر مجمع البیان میں نار سموم کا وہی ترجمہ فرمایا ہے جو ہم بار بار دھرا رہے ہیں۔

افہام و تفہیم کا ایک اور طریقہ

جن کا مادہ تخلیق ہوا مانی جائے یا آگ یہ لازم نہیں ہے کہ ایک کے ذکر سے دوسرے عناصر کی نفی ہو مگر جو تعریف محترم ممبر میں کی گئی ہے وہ ہرگز طبعزاد نہیں اور نہ مخالفت قرآن ہے۔

ایک انگریز ڈاکٹر کی مہر تصدیق اور بوعلی سینا کا قول

D.R.A. Sprenger نے ۱۸۵۳ء میں جس عربی ڈکشنری کی تصدیق کی اس میں تعریف جن کے سلسلہ میں وہی ہے جو الواعظ نے پیش کیا ان ابا علی بن سینا قال الجن حیوان ہوائی متشکل باشکال مختلف جن ہوائی مخلوق ہیں جو ہر شکل میں تشکل ہوتے ہیں۔

تین علماء اہلسنت کا مصدقہ قول

مولوی عبدالحق۔ مولوی عبدالقادر و فقیہ محمد وحید مدرس کلکتہ کا بیان بھی ملاحظہ ہو۔

(۱) فلما ثبت هذا الاحتمال ثبت انه لا تمنع فی بعض الاجسام اللطيفة الهوائية ان تكون مخالفا لسائر انواع الهواء فی الماهية ثم تكون تلك الماهية تقتضى لذاتها علما مخصوصا وقدرة

[illegible] باشکال مختلفہ و نحوہ

[illegible] احتمال ثابت ہو گیا تو کوئی مانع نہیں ہے اس بات میں کہ بعض [illegible] ہوائی جسم تمام اقسام ہوا کے مخالف ہوں ماہیت میں اور [illegible] بات کی مقتضی ہے کہ اس کی ایک مخصوص حیثیت قرار پائے [illegible] باہم ایک دوسرے علیحدہ شکلوں میں ظاہر ہونے کی [illegible] (۲) روایت کردہ انداز پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ [illegible] گردامند

[illegible] العارة اخذ من دخولها بلطفها فی مسام [illegible] السم القائل يقال هم لومنا اليهم اذا هبت

([illegible] مجمع البیان فی علوم قرآن ص ۳۶ ج ۲ طبع تہران)

[illegible] اند چو مرغان پرند دیگر گروه بر ہیئت مار و سنگ [illegible] وہ خود را بر صنف آدمیان و ہر حیثیتی کہ میخواہندی

[illegible] اعلم ان سائر الجن علی اختلاف اجناسهم كلهم علی [illegible] نوع ناریون ونوع هوائيون ونوع ترابيون (کشاف [illegible] معلوم ہو کہ جن تمام اپنی قسموں کے گوناگوں ہونے [illegible] کے ہیں ایک عنصری ہیں دوسرے ناری تیسرے [illegible] مؤلف نے اپنے جواب الکلام میں حدیث [illegible] صلی [illegible] الهواء کی تقدیس لکھا ہے کہ کان [illegible] [illegible] ثابت کرسکتا ہے در بات [illegible]

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

اور مفاد تفسیر کیا جن کو ہیولائی الاصل ثابت نہیں کرتا۔ جن کا ہیولائی ہونا فریقین کی آواز ہے انفرادی خیال نہیں ہے بلکہ حکمائے شرق اور یورپ کے عربی فلاسفر نیز قرآن مجید سب ہمنوا ہیں۔

اقرار اور انکار

زیر بحث مضمون میں گذشتہ مقالات سے یہ فائدہ تو ہوا کہ معترض نے حدیث ثعبان یعنی جن کا بصورت اژدر حضرت امیرؑ کی خدمت میں آنا قریب قریب تسلیم کر لیا۔ مومن و کافر ہونا بھی جنوں کا یقینی ہے غم فرزند رسولؐ میں لاعلم ہی ہونا اور بنی جان کیا بلکہ کل ذرات عالم و عوالم کا شریک غم ہو کر سوگوار ہونا بدیہی ہے جنوں اور زعفر جن کا نصرت امام کے لئے آنا یا ہمراہ اہلبیت طاہرین رہنا اور تازیانہ کھانا وغیرہ بھی موجب استبعاد ہرگز نہیں زعفر جن کا فرشتوں دور سے سلام کرنا بھی ممکن ہے میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ الواعظ کی جدوجہد کا یہ پھل تو ملا کہ جناب والا نے حقائق اسلام کو قبول کیا مگر جنوں کے ہر صورت میں متشکل ہونے کو تسلیم کرنے میں اپنے جدید مضمون میں اس قید کا اضافہ کیا ہے ان اللہ علی کل شیئ قدیر۔ تو جبرئیل کو بلباس دحیہ کلبی پنہا سکتا ہے مگر جبرئیل کا بنفسہ قادر علی التشکل ہونا ناممکن ہے اسی طرح ملائکہ کو جامہ علویت پنہا دینا تو یقیناً امکان الٰہی ہے مگر کا بذاتہ قادر علی التشکل ہو سکنا محال ہے جناب والا صرف الواعظ کی تعریف کو غلط ثابت کرنے کے لئے بذاتہ کی قید لگا رہے ہیں ورنہ آپ کے ضمیر نے قبول کر لیا ہے کہ

[illegible] ... سوق القرآن [illegible] شیخ علی بن شہاب [illegible] محمد ہمدانی جلد اول صفحہ [illegible] ۱۳۱۰ھ) اس عبارت میں ملائکہ کے مختلف شکلوں میں متشکل ہونے کا ذکر ہے اور یہ تعریف موید ہے ان تمام روایات کی جن میں ملائکہ کا مختلف صورتیں اختیار کرنا وارد ہوا ہے مثلاً چاہ کنعان میں جبرئیل کا بصورت یعقوب تشفی حضرت یوسف کے لئے آنا۔ خضر و موسیٰ کے [illegible] فرشتہ کا صیاد کی صورت میں متشکل ہونا (حیات القلوب جلد اول [illegible] المطبع کلاں صفحہ ۲۵۶ کاغذ خانی)

ملائکہ کا حضرت ابراہیم کے سامنے روبرو مہمان کی صورت میں آنا (سورہ ذاریات پ۲۶) ملک الموت کا حضرت ابراہیم کے سامنے دو مختلف صورتیں اختیار کرنا (جامع الاخبار فصل ۱۳۵) جبئیہ کا فرعون کے لئے بصورت آسیہ متمثل ہونا (مجمع البحرین بعت اس ص۶) فرشتوں کا حضرت داؤد کے محکمہ قضا میں متخاصمین بن کر حاضر ہونا (سورہ ص پ۲۳) اہلبیت طاہرین علیہم السلام کے در پر دہ نزول سورہ ہل اتی کے وقت [illegible] یتیم و اسیر و مسکین کی صورت آنا۔ جبرئیل کا رکوع میں گدا بنکر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

انگوٹھی حاصل (مناقب آل ابی طالب، جلد ۲ ص ۱۴۵ طبع بمبئی) اسلامی تاریخ حقائق ہیں جن سے انکار دن کو رات کہنے کے مترادف ہے۔ سہ

جنوں نام خرد پڑ گیا خرد کا جنوں ؛ جو آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

(۲) خیر تناک اقدام

الو اعظ اُن عام خریداروں کے پاس بھی جاتا ہے جو غیر مسلم ہیں اس لئے مدیر حقائق اسلام کو عقیدہ کی روشنی میں ظاہر کرنے کا عادی نہیں ورنہ کہہ دیتا کہ جن بقدرتِ خدا ہر صورت میں تبدیل ہو سکتے ہیں محترم معترض کا قدرت خدا کی قید لگانا معلوم کر کے مسرت ہوئی تھی وہ عقیدہ میں پختہ ہیں مگر اُن کے قلم سے دو قبیح باتوں کا اظہار محو حیرت بنانا ہے دام وہ اپنے زور قلم میں لکھتے ہیں رضوان کا خیاط کی صورت اختیار کرنا بھی امکانی ہے۔

کیا جناب والا حسنین علیہم السلام کی اس مسلم الثبوت فضیلت کو بھی مشکوک نظروں سے دیکھتے ہیں یہ الفاظ یقین کی منزل سے دور ہیں۔

(۲) خاتمہ تحریر میں آپ نے شیطان کو معلم الملکوت تسلیم کیا ہے جو فرقہ امامیہ کا ہرگز عقیدہ نہیں ہے آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

جزذاتی سے جزء مرتفع روحی تک ارتفاع باذن اللہ یقیناً ممکن ہے بشرطیکہ کوئی جن لطافتِ اعمال کا مجسم بنکر وہ ملائکہ میں شامل ہوسکنے کا اہل ثابت ہو جائے۔

آیت

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان جیسا کہ جن ناری کو معلم الملکوت تک مدارج ارتقائیہ فائز کر دینا کون بڑی بات ہے۔

[illegible] شیعہ کے والد محترم

[illegible]

[illegible] کیا زور کہ تو میری بزرگستان

فرزند رسول الثقلین کا جن و انس میں ماتم

[illegible] ما اعظمها واعظم رزیتها فی الاسلام

وفی جمیع السمٰوات والارض

[illegible] آپ مفاملات ہوا کرے ؛ وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے

[illegible] کربلا کا غم ابتدائے آفرینش سے آج تک باقی ہے اور [illegible] وقت تغیر پذیری اور دنیا کے ہر روزہ اختلاف حالات [illegible] نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں سال گذشتہ کے محرم نمبر میں زعفر جن [illegible] مدیر کے قلم سے بحث ہوئی تھی۔ انبیاء کرام سے بنی جان [illegible] جو مسلمات مذہب سے ہے تو اس اصل کی فرع پیش کرنے [illegible] بھی نہ تھا۔ اس اشاعت کے بعد ادار یہ کے اجزا اور [illegible] اختلاف کے بعد ہی حقیقت کا جلوہ نظر آتا ہے اور جب [illegible] رکھ کر محب کی حیثیت سے بحث کرنا پڑتی ہے تو شواہد [illegible] کثرت سے سامنے آتے ہیں کہ امکان کو یقین کا درجہ دینا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

پڑتا ہے اور صدائے تخریب کا پول کھل جاتا ہے ۔

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی

نہ بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہوتا

تشکیک و ارتیاب ایک مرض ہے جس سے شفائے کامل کبھی حاصل نہیں ہوتی لہٰذا ہم ایسے افراد کی خامہ فرسائی سے بےخوف ہو کر قلم اٹھاتے ہیں اور اس قسط میں بھی فریقین کی مستند کتابوں سے تمسک معتبر اقوال کا استیعاب کریں گے اگر کوئی یتیم العقل عذر کرے تو وہ اس کا فعل ہے ہمارا قلم واقعۂ کرب و بلا کی نشر و اشاعت کے لئے وقف ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ سطح موجودات کا کوئی نقطۂ گلشن ہستی کا کوئی پتا۔ بحر عالم کا کوئی قطرہ۔ صحرائے کائنات کا کوئی ذرہ غم حسینؑ سے خالی نہیں آفتاب میں بایں ضیار گستری اور ماہتاب میں بایں نور افشانی گہن لگا۔ اجرام فلکی کے تغیرات زحرجن سے زیادہ اہم ہیں۔ انھیں حقائق و معارف پر قلم اٹھایا اور الواعظ کے دامنِ تحریر پر ذاتی تخیلات کے گرد و غبار کا خفیف سے خفیف دھبہ ہی نہیں بلکہ اس کے برعکس وہ تحقیق و تدقیق کے نقوش سے آراستہ ہے اور ساری دنیا کو سوگوار دیکھ رہا ہے ۔

تذلزلت الدنیا لال محمدؐ وکالت لھم صم الجبال تذوب

الحاج ابوالحسنات مولوی محمد عبدالحی صاحب۔ انصاری (شافعی) فرنگی محلی نے جن کی تعریف میں لکھا ہے ۔

... علی من وقف خلقھم اللہ تعالیٰ علی صنوف شتّی و عمّا ھم ... الارض قبل خلق الانس ولم یخالف احد من طوائف العقلاء ... وجودھم الا شرذمۃ قلیلۃ من الفلاسفۃ وفی احوالھم ... الموسوم للقاضی بدر الدین الشبلی الحنفی جامع الاخبار ... بالآثار ھم سماہ اکام المرجان فی احکام الجان ...

... الدرایہ مقدمہ ہدایہ صفحہ ۱۹ طبع مطبع یوسفی لکھنؤ)

... وہ ایک مشہور گروہ ہے جس کو خدا نے مختلف شکلوں میں پیدا ... زمین پر آباد کیا ہے۔ انسانوں کی خلقت سے پہلے ان کے وجود ... عقل میں تو کوئی اختلاف نہیں کرتا مگر کچھ فلسفی شاذ و نادر ... ہیں اور جنوں کے حال میں قاضی بدرالدین شبلی حنفی کی ایک ... کتاب ہے جو احادیث رسولؐ اور احادیث جن پر حادی ہے ... اکام المرجان ہے اس کا مطالعہ کرو۔ کچھ لوگوں کو تعجب ہے ... انسان نصرت کا جذبہ غیر بنی نوع جن میں کیوں پیدا ہوا۔ ... صفحات پر نظر کی جائے تو اس سے زیادہ اشتراک عمل کے نمونے ... ملتے ہیں۔ ثعلبی مشہور مفسر نے بحیثیت مورخ جو کتاب لکھی ... صفحات میں رقمطراز ہے :-

... قابیل الخمس اللہ جنیۃ من ولد الجان یقال لھا

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

جمانہ فی صورۃ الانسیۃ اراو ادمہ ان زوجھا من قابیل
ادرك ھابیل اھبط اللہ تعالی حوریہ من الفردوس
فی صورۃ الانسیۃ اوسمھا نزلہ السخ دعا الشی التیجان
(حاصل مضمون) جب قابیل سن سیر کو پہونچے تو خدا نے قوم جن سے ایک
پری جس کا نام جمانہ تھا صورت بشر میں ظاہر کی اور آدمؑ کی طرف [illegible]
فرمائی کہ وہ قابیل کے ساتھ اُس کی شادی کریں اور جب ہابیل کا [illegible]
تزدیج آیا تو وہ خدا نے فردوس سے ایک حوریہ نازل کی جس کا نام [illegible]
تھا۔ اور اُس کی ہابیل کے ساتھ تزویج کی۔ اس تاریخی نوٹ [illegible]
جن و انس کے اشتراکِ عمل کے ساتھ وہ نظریہ بھی موجود ہے جس سے [illegible]
متقدمین نے انکار کیا تھا۔ یعنی جن انسان کی صورت میں آسکتے ہیں۔ قو[illegible]
جن کی اس قوت کا ذکر دعاؤں میں بھی موجود ہے۔ بخفیف الش[illegible]
بد دی السایح بھلو السماء بھیجان البحر بسیط الارض [illegible]
الجن (مصباح) یہ رشتہ ازدواج جو مشیتِ الٰہی کے تحت میں [illegible]
کے کار فرما ہونے کا اثر تھا کہ جب بہن بھائی کی شادی نہیں ہوسکتی
تو بجز اس کے کیا چارہ تھا کہ غیر جنس کو افزائش نسل میں شریک
زندگی بنایا جائے۔ اگر عقیدہ کی نگاہ سے اس فعل کو نہ دیکھا
جائے تو اس کے بعد بھی انس و جن میں شادی ہوئی ہے۔ فارس [illegible]
میں یوسف شدیاق اپنے کتاب میں لکھتا ہے۔
الوضاح رجل ملك الارض وكانت جنية فلحق بالجن [illegible]

[illegible] السابق الاول ص ۲۶۲ طبع دمشق [illegible])۔
[illegible] کا نام ہے جو ساری زمین پر حکومت کرتا تھا
لیکن ماں اس کی جنیہ تھی اس لئے وہ انسان جن سے ملحق کیا جاتا تھا۔
[illegible] سلیمانؑ کی منکوحہ زوجہ بلقیس ماں کی طرف سے قوم جن کی طرف
سلسلہ نسب میں پہنچتی تھیں اور اُن کی ماں کا نام ریحانہ بنت سکن تھا۔
(ملاحظہ ہو آکام المرجان ص[illegible])۔
دنیا کی وہ عام خبریں ہیں جو ہر قرن میں نذرِ قرطاس ہوتی رہتی
ہیں مگر اس کو اہلِ دنیا ٹھنڈے دل سے سنتے ہیں اور کوئی صدائے
احتجاج بلند نہیں کرتا۔ عقل کی کسوٹی تو صرف آلِ محمدؐ کے کمالات کی تشریح
[illegible] میں استعمال ہوتی ہے اور ہماری بدنصیبی سے اس طبقہ میں اغیار
کے ساتھ دوست بھی شامل ہیں جب حق و صداقت پر دو طرف سے
حملہ ہے تو کان حقاً علینا نصر المومنین کی نوید تسکین بخش ہوسکتی
ہے اور الٰہی طاقت پر بھروسہ کر کے قلم اٹھایا تھا جس کا سلسلہ اُس
[illegible] نے برس دن جاری رکھا۔ ہر قسط کو آخری قسط سمجھ کر سپردِ قلم
کیا مگر قاعدہ ہے کہ ہمیشہ باطل کی مورچہ بندی میں حق کا چہرہ چمکتا
[illegible] اس لئے یہ مقالہ بھی عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد کی ایک
[illegible] حیثیت میں اجتہاد کا شوق کامیاب نہ رہنے دیگا۔ اگر تمہارے
[illegible] طاق میں تشنۂ استناد ہے تو سنو۔ جو حیثیت مکۂ معظمہ میں
[illegible] کی سنی مؤلف ابراہیم رفعت پاشا ابن سویفی بن عبدالجواد

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrililibrary.com

بن مصطفٰے نے تاریخی قرار دی ہے۔ (ملاحظہ ہو مرآۃ الحرمین صفحہ ۱۸۲ جلد اوّل طبع مصر سنہ ۱۳۴۴ھ) وہی حیثیت اس کی بھی ہے حرف عین کو مخرج سے ادا کر[illegible] غیر معتبر کہنا مفید نہ ہوگا۔ اجمال قضیہ متواترات سے ہے۔ لکھنؤ کی مش[illegible] تعلیم گاہ مدرسۃ مشارع الشرائع سے باہتمام سید باقر حسین نوگانو[illegible] قصیدۃ لامیہ شائع ہوتا ہے اُس کے دو شعر قابل ملاحظہ ہیں ؎

وقد افاہ فیہ للقتال طوائف	من الجن یکفی واحد الف [illegible]
فجزاھم خیراً ولم یتقصی بھم	ولم یستعن بالغیر فی حمل اثقا[illegible]

امام حسینؑ کی ہمراہ رکاب جنگ کرنے کے لئے جنوں کے بھی گروہ کے گروہ آئے جن میں کا ایک ایک ہزار ہزار بہادروں پہ بھاری تھا۔ حضرت نے اُن سب کو دعائے خیر دے کر واپس کر دیا۔ اور اُن کی اعانت نہ چاہی اور بار شہادت کے اٹھانے میں غیر کی امداد کو پسند نہ فرمایا (ص ۱)۔

اس مختصر تمہید کے بعد بہتر معلوم ہوتا ہے کہ سلیمان کربلا کا جنوں میں ماتم جیسی مشہور اہلِ قلم نے لکھا ہے انھیں چند معتبر حوالے دیکر نصر[illegible] دین کے فرض سے سبکدوش ہوں۔

قاضی بدرالدین شبلی حنفی کا بیان!

اکام المرجان عہد قدیم کا ایک نادر صحیفہ ہے جس میں مؤلف نے پورا باب جنوں کے ماتم میں سپرد قلم کیا ہے۔

الباب السابع السبعون فی بیان نوح الجن علی الحسین بن علی رضی اللہ عنہما قال ان ابی الدنیا حدثنا منذر ابن

[illegible] اخبرنا الجمالون [illegible] الجن علی الحسینؑ۔ ستروان باب امام [illegible] ابن ابی الدنیا راوی اپنے اسناد سے ناقل [illegible] انھوں نے امام حسینؑ پر جنوں [illegible] اس اقرار کے بعد مؤلف [illegible] نقل کئے ہیں۔

[illegible] جزری کا بیان

علامہ عز الدین ابو الحسن علی بن ابی الکرم محمد ابو محمد بن عبد الواحد شیبانی جزری [illegible] لکھتا ہے۔ وسمع بعض اهل المدینة لیلة قتل الحسین[illegible] [illegible] ہی ؎

[illegible] القاتلون جهلا حسینا	ابشروا بالعذاب والتنکیل
[illegible] اهل السماء ید عو علیکم	من نبی وملائک وقبیل
[illegible] لعنتم علی لسان ابن داؤد	وموسی وصاحب الانجیل

([illegible] الکامل صفحہ ۳۰ طبع مصر) ان اشعار کو بھی محمد بن عباد بن موسیٰ [illegible] اسناد سے مؤلف شبلی نے نقل کیا ہے۔

[illegible] عبدالعزیز محدث دہلوی کا بیان

لما وقعت واقعة الشهادة اشتهر امرها بانقلاب [illegible] وما امطار الدم من السماء وهتف الهواتف

Presented by: https://jafrililibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بالمناقی ونوح الجن وبکائهم وطواف السباع حافظات لجثته و...
خول الحیات فی مناخر قاتلیه الی غیر ذلک (سر الشہادتین
طبع مطبع جلالی ۱۲۵۶ھ) ۔

جب شہادت واقع ہو چکی تو اس کا شہرہ اس طرح ہوا کہ د...
کی ارض (پاک) خون ہو گئی اور آسمان سے لہو برسا اور آواز غیبی...
مرثیہ سننے اور نوحہ اور رونا جنوں کا اور درندوں کا لاشوں کے
گرد (حفاظت کے لئے) پھرنا اور قاتلوں کے نتھنوں میں عذاب...
کے سانپ کا داخل ہونا اور اس کے علاوہ (ایسے ہی عجائبات
ظاہر ہوئے۔

اس محققانہ رائے کے بعد شاہ صاحب آخر کتاب میں احا...
اخبار سے یوں مدد لیتے ہیں ۔ اخرج ابو نعیم عن حبیب بن ثابت
قال سمعت الجنة تنوح علی الحسین وهی تقول شعر مسح النبی
فله بریق فی الخدود ؛ ابواه فی علیا قریش
وجده خیر الجدود واخرج ابو نعیم من طریق حبیب
بن ثابت عن ام سلمة قالت ما سمعت نوح الجن
منذ قبض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا اللیلة و...
ادری ابنی الا قد قتل یعنی الحسینؑ فقالت لجاریتها
اخرجی فاسئلی فاخبرته انه قد قتل واذا الجنة تنوح
شعرا لا یا عین فاحتفلی بجهد ومن یبکی علی الشهداء

الی رهط ... المنایا ۔ الی متجبر فی ملک ...

(ابو نعیم نے حبیب بن ثابت سے روایت کی ہے کہ کہا اُس نے میں نے جنوں
(کو امام) حسینؑ پر نوحہ کرتے سنا ۔ اور وہ کہتے تھے ۔

ان کی پیشانی کو نبی خدا چوما تھا   ان کے رخسار مبارک نور سے چمکتے تھے

ان کے ماں باپ بلند ترین قریش میں تھے۔ اور ان کا نانا ہر نانا سے بہتر
تھا اور ابو نعیم (مذکور نے) حبیب بن ثابت کے طریق سے امّ سلمہؓ سے
روایت کی ہے کہ آں معظمہ نے فرمایا کہ جب سے پیغمبرؐ خدا کا انتقال ہوا میں نے
... نہیں سُنا مگر ایک رات تو میں نے جانا کہ میرا فرزند حسینؑ قتل
ہو گیا (ام سلمہ نے) لونڈی سے کہا ۔ گھر سے نکل کر پوچھ ۔ اُس نے خبر دی کہ
... شہید (قتل) ہو گئے اور جن یہ کہکر رونے لگے ۔ اے آنکھ محنت کر
... شہیدوں کو میرے بعد اس قوم پر کہ جن کو موت کھینچے لئے جاتی ہے ۔
(سر الشہادتین مترجم ص۸۷ طبع قدیم شاہی)

روایت زعفر لکھنے والے مؤلفین کے اسماء

واقعہ زعفر جن اسی سلسلہ کی کڑی ہے جس کے پانچ حوالے گذشتہ محرم میں دیئے ۔ چھٹا بیان محمد علی فاضل مُتّقی عالم
... کا ہے جن کا عہد ۱۲۱۰ھ ہے اور موصوف کا قلمی کتب خانہ صفیہ دکھن
... میں مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ موصوف نے اس کتاب کا نام
... فرید ہے کر شہدائے خاندان رسالتؐ سے ابتدا کی ہے اور
... زعفر علیہ کی قربانی پر بھی تبصرہ کیا ہے ۔ اس کتاب کے ص۲۱۱ میں

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

روایت زعفر موجود ہے۔

ساتواں بیان مولوی حکیم محمد ناصر علی ابن شیخ حیدر علی غیاث پوری نے بھی اس روایت کا تذکرہ کیا ہے۔ امام حسینؑ کی آخری جنگ اور میدان کربلا کی نقشہ کشی میں لکھتے ہیں۔

اس کے بعد پھر آپ نے میدان کا قصد فرمایا۔ ناگاہ ایک اندھیرا اور طوفان نظر آیا اور اس میں سے ایک شخص مہیب بصورت غریب و شکل عجیب گھوڑے پر سوار نکل آیا اور پیادہ ہو کر بڑی تعظیم سے سلام مسنون بجا لایا۔ آپ نے جواب سلام دے کر پوچھا کہ اے نیک بخت تم کون ہو۔ کہاں سے آتے ہو کہ ایسے وقت میں مظلومانِ بیچارہ اور غریبانِ آوارہ کے ساتھ شفقت بجا لاتے ہو۔ اس نے عرض کیا۔ یا ابن رسول اللہ ہمارا نام زعفر ہے ہم پریوں کے سردار ہیں۔ غلام رسولؐ پروردگار اور حیدرِ کرار ہیں میرے پاس لشکر بے شمار ہے حکم ہو تو ابھی کوفیوں کی سپاہ روسیاہ کو تہ و بالا کر دوں۔ ایک ہی دار میں مار دوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم جسم لطیف ہو۔ وہ تم کو نہ دیکھیں گے۔ تم اُن کو دیکھ دیکھ کر مارو گے یہ ظلم کی بات ہے اور یہ تو نوشتہ تقدیر ہے ٹل نہیں سکتا۔ زعفر نے کہا اگر حکم ہو تو ابھی آدمی کی صورت بن جاؤں۔ شمشیر ہاتھ میں لے کر اشقیاء کے سامنے جاؤں۔ آپ نے فرمایا۔ اے زعفر خدا تجھے جزائے خیر دے۔ ہم کئی دن کے بھوکے پیاسے ہیں۔ آج ناناؐ کے ساتھ ہم کو افطار کرنا ہے۔ تشنہ لب شربتِ شہادت پی کر ضروری مرنا ہے۔ سو تم للہ پھر جاؤ۔ لڑنے کا

[illegible] زعفر رو کر رخصت ہوا اور وہ [illegible] واپس [illegible] وما اجر [illegible] الشہادۃ [illegible]

[illegible]

اس روایت کا ایک شاخسانہ شہادتِ عظمیٰ کے بعد سپاہ عدو نے اہلِ حرم کو اسیر کیا اور یزید [illegible] کی نمائش کا فرض ادا کرتے ہوئے مسلم آبادی سے [illegible] یا اور جس بستی سے یہ قافلہ گذرتا تھا وہاں کے نام نہاد [illegible] ایک مسرت ہوتے تھے۔ شام کی تاریخ میں آلِ محمدؐ کے خلاف [illegible] کی معنویہ ریشہ دوانی اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ بہتیرے انسان [illegible] کے رشتہ سے بھی واقف نہ تھے لہٰذا حینیت کا اُن پہ کیا اثر [illegible] لیکن قدرت کو یہ منظور تھا کہ بغض و عناد کا پول کھل جائے اور حق و [illegible] نقاب نہ رہے۔ اس کے غیبی سامان ہوتے تھے۔ اوّل تو [illegible] کی طرف جانے والا جلوس دوسرے فاتحانہ فوج کا داخلہ [illegible] مسرت میں شریک تھے اسیری کا وہ منظر جو تاریخ اسلام [illegible] دمشق میں آج پہلے دن دکھائی دے رہا ہے۔ بازاروں میں [illegible] ہوئی اور اس کا راز یہ بتایا گیا ہے کہ ہجوم خلائق میں جو [illegible] کو نہ دیکھ سکیں وہ آئینہ میں مجسمہ الم و غم کی تصویر دیکھیں۔ باجہ [illegible] انسان کس قدر جلد جمع ہو جاتے ہیں فوج کے لانے [illegible] دور کے لوگوں کو پرچمِ ظلم کے نیچے سمیٹ رہے تھے اور نہ خدا شناس

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

بندے لوہے میں جکڑے ہوئے بغض وکینہ کی مورچہ بندی میں راہ طے کر رہے تھے اور ہر گام پر شکرِ خالق اُن کا شیوہ تھا۔ کشاں کشاں بعلبک پہونچے۔ اس شہر کی بنیاد ایک بُت تراش نے بُت اور اپنے نام سے قائم کی تھی۔ یہاں بھلا آثار توحید کہاں۔ قدرت کو منظور ہوا کہ حق اُبھرے اور باطل پر مردہ ہو جائے۔ مقاتل میں اس مقام پر ہے:

نصبوالرمح الذی فیہ الراس الی جانب صومعۃ راھب فسمعوا ھاتفاً یقول واللہ ما جئتکم حتی بصرت بہ بالطف معفراً لخدین منحورا وحولہ فتیۃ۔ یدمی نحورھم مثل مصابیح یغشون الدجی نوراً۔ کان الحسین سراجاً یستضاء اللہ یعلم انی لم اقل زوراً۔ جس نیزہ پر سرِ حسینؑ تھا دیر راہب کے پہلو میں نصب کر دیا اور سب عورتوں اور مردوں نے سُنا کہ ہاتف کی صدا آرہی ہے۔ خدا کی قسم میں تمہارے پاس کربلا ہو کر آرہا ہوں۔ میں نے اُس نعش کو دیکھا جس کے دونوں رخسار خاک میں بھرے تھے اور اُس کے بعد اُن کا سرِ اقدس گردن سے کاٹا گیا ہے اور اُن کے گرد کچھ جوان گردنیں کٹائے ہوئے جن کے جسموں کی نورانیت سے اندھیری رات روشن تھی۔ حسینؑ وہ چراغ ہدایت تھے جس سے شہدا کسبِ ضیا کرتے تھے۔ خدا گواہ ہے کہ میں اپنی باتوں میں غلط گو نہیں ہوں۔ فقال لہ ام کلثوم من انت رحمک اللہ قال انا ملک من الجن اتیت انا و قومی لنصر الحسینؑ فصادفناہ وقد قتل فلما سمعوا بذالک رغبت قلوبھم وقالوا لنا علمنا

[illegible] اہل البیت بلا شک۔

[illegible] کے تو کون ہے۔ عرض کیا میں [illegible] اپنا لشکر لے کر کربلا پہونچا تو آقا قتل ہو چکے [illegible] کوشش کرو دشمن بہت مرعوب ہوئے اور [illegible] سمجھایا کہ ہم بلاشک دو زخی ہیں۔ اس واقعہ کو علامہ [illegible] دوسرے عنوان سے بیان کیا ہے اور ظاہر ہے فرمایا کہ [illegible] اسلام لائے ہوئے جنوں سے تھا آپ نے حضرت ام کلثوم [illegible] اسلمت علی ید ابیک امیر المومنین فی بئر ذات العلم [illegible] نصرتکم فجئت والامر قد فات فبحق علی [illegible] اللہ ما اصابکم فقال الک حاجۃ فقالت امض [illegible] اللہ فیک فللہ المشیۃ فینا۔ میں مرد جنی ہوں۔ [illegible] کے ہاتھ پر بیر الالم میں مسلمان ہوا تھا۔ مجھ پر آپ لوگوں [illegible] واجب تھی۔ لہٰذا کربلا میں آیا۔ اور وقت نصرت وجاں [illegible] ہو چکا تھا۔ مجھ پر سخت ناگوار ہے اے اولاد رسول اللہ [illegible] آپ کو پہنچی ہے اے میری خوزادی آپ کو کوئی حاجت [illegible] ہو کہ اگر حکم دیجئے تو ابھی اس گھر کو مع آپ کے [illegible] کر دوں۔ جناب ام کلثوم نے فرمایا تو اپنے ذاتی کام [illegible] میں برکت دے۔ ہماری نسبت یہ جس قدر [illegible] کی مشیت بنظر مصالح بھی ہے۔ اللہ اکبر

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ حوصلہ اور یہ ارادہ اور یہ صبر اور استقلال اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا یہ انھیں حضرات کا کام تھا۔ (ماتین فی مقتل الحسین من کتب الفریقین جلد دوم صفحہ ۱۰ طبع اسیم پریس لاہور۔)

انبیاء و اوصیاء کو مستثنیٰ کر کے جن کو خدا کی طرف سے عنان حکومت ملی۔ اگر عام لوگوں نے کسی جن کی مدد لی ہے تو تاریخ گواہ ہے کہ اس کو ایک سال تک بخار آتا رہا۔ مگر یہ اولاد فاطمہؑ کا خصوصی امتیاز ہے کہ وہ صرف آواز ہی نہیں سنتی بلکہ باتیں کرتی ہیں اور جس طرح بھائیؑ نے زعفر کی نصرت قبول نہ کی تھی اسی طرح بہن بھی اس کی محتاج نہیں ہے اور مشیت الٰہی پر راضی ہے۔

زیر بحث روایت پر علامہ کنتوری کی محققانہ رائے

خاتمۂ کلام میں جناب مولانا حکیم میر غلام حسنین صاحب کنتوری مشہور محقق کی رائے شریف لکھ کر عنانِ قلم روکتے ہیں۔ موصوف فرماتے ہیں۔ (۱) قد کنت برھۃ من الزمان اسمع فی المراثی القدیمہ والجدیدہ ان ملک الجن المسمی بزعفر مع خیلہ وعسکرہ قد حضر فی ارض الطف قبل ان یشھد الحسین علیہ السلام بساعۃ ولکن ماکنت قد عثرت علی تلک القضیۃ فی الکتب التی اتی علیھا والان فقد وجدت فی الکتب روایات تدل علی حضورھم فی الطف یوم عاشوراء۔ میں ہمیشہ مدت سے قدیم اور جدید مرثیوں

[illegible] سنا کرتا تھا کہ بادشاہ جنوں کا جس کا نام زعفر ہے کربلا [illegible] عاشورا اس وقت حاضر ہوا کہ جب تھوڑی دیر باقی [illegible] اس روایت کو میں نے کسی ایسی کتاب [illegible] اعتماد ہے مگر اب مجھ کو کتب فریقین میں ایسی [illegible] ثابت ہوتا ہے کہ فوج جنوں کی۔۔۔

[illegible] منھا مارواھا فی نور العین قال المحفوظ [illegible] حدثنی شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیۃ قال [illegible] یقول واللہ ما شعرنا بقتل الحسینؑ حتی کان [illegible] یوم عاشوراء فبینما انا جالس فی الرابیہ سمعت صوت متکلم [illegible] انت یرحمک اللہ قال انا وابی تعزان من الجن [illegible] اردنا مواساۃ الحسین بانفسنا فسبقنا المقدور [illegible] قتیلا۔ از انجملہ ایک یہ بھی روایت ہے کہ جس کو ملا اسحاق [illegible] نور العین میں ذکر کیا ہے۔ محفوظ بن منذر کہتا ہے کہ مجھ سے [illegible] بزرگ جو بنی تمیم سے ہے اس نے روایت کی ہے اور وہ [illegible] ایک اونچے ٹیکرے پر رہتا تھا وہ تمیمی کہتا ہے کہ میں نے [illegible] سنا وہ کہتے تھے قسم بخدا ہم کو شہادت امام حسینؑ پر آگاہی [illegible] یہاں تک کہ عاشور محرم گزر گیا تو ان دنوں آیا۔ میں ایک [illegible] اونچے ٹیکرے پر بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک شخص کی میں نے آواز سنی [illegible] کر رہا تھا مگر اس کا جسم دکھائی نہ دیتا تھا میں نے اس سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ حوصلہ اور یہ ارادہ اور یہ صبر اور استقلال اور قضائے الٰہی پر راضی رہنا یہ انہیں حضرات کا کام تھا۔ (ماتین فی مقتل الحسین من کتب الفریقین جلد دوم صفحہ ۱۰۱ طبع اسیم پریس لاہور۔)

انبیاؑ و اوصیاء کو مستثنیٰ کرکے جن کو خدا کی طرف سے عنان حکومت ملی۔ اگر عام لوگوں نے کسی جن کی صدا سُن لی ہے تو تاریخ گواہ ہے کہ اس کو ایک سال تک بخار آتا رہا۔ مگر یہ اولاد فاطمہؑ کا خصوصی امتیاز ہے کہ وہ صرف آواز ہی نہیں سُنتی بلکہ باتیں کرتی ہیں اور جس طرح بھائیؑ نے زعفر کی نصرت قبول نہ کی تھی اسی طرح بہنؑ بھی اس کی محتاج نہیں ہے اور مشیت الٰہی پر راضی ہے۔

زیر بحث روایت پر علامہ کنتوری کی محققانہ رائے

خاتمۂ کلام میں جناب مولانا حکیم میر غلام حسنین صاحب کنتوری مشہور محقق کی رائے شریف لکھ کر عنانِ قلم روکتے ہیں۔ موصوف فرماتے ہیں۔ (۱) قد کنت برھۃ من الزمان اسمع فی المراثی انقدیہ والجدیدۃ ان ملک الجن المسمی بزعفر مع خیلہ وعسکرہ قد حضر فی الطف قبل ان یشھد الحسین علیہ السلام بساعۃ ولکن ما کنت قد عثرت علی تلک القضیۃ فی الکتب التی اتی علیہا والآن فقد وجدت فی الکتب روایات تدل علی حضورھم فی الطف یوم عاشوراء۔ میں ہمیشہ مدت سے قدیم اور جدید مرثیوں

میں یہ سنا کرتا تھا کہ بادشاہ جنوں کا جس کا نام زعفر ہے کربلا میں اپنے لشکر کے ساتھ روز عاشورا اس وقت حاضر ہوا کہ جب تھوڑی دیر باقی امام حسینؑ کی شہادت میں باقی تھی مگر اس روایت کو میں نے کسی ایسی کتاب میں نہیں دیکھا تھا جس پر مجھ کو اعتماد ہے مگر اب مجھ کو کتب فریقین میں ایسی روایتیں ملی ہیں جن سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ فوج جنوں کی۔ ۔ ۔ کربلا میں آئی تھی۔ منھا ما رواھا فی نور العین قال المحفوظ ابن منذر حدثنی شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیۃ قال سمعت ابی یقول واللہ ما شعرنا بقتل الحسینؑ حتی کان مساء لیلۃ یوم عاشوراء فبینما انا جالس فی الرابیۃ سمعت صوت متکلم الحزن فقلت لہ من انت یرحمک اللہ قال انا وابی تعزان من الجن اردنا مواساۃ الحسین بانفسنا فسبقنا المقد ورجعنا لا قتیلا۔ از انجملہ ایک یہ بھی روایت ہے کہ جس کو ملا اسحاق نے کتاب نور العین میں ذکر کیا ہے۔ محفوظ بن منذر کہتا ہے کہ مجھ سے ایک مرد بزرگ جو بنی تمیم سے ہے اس نے روایت کی ہے اور وہ شخص ایک اونچے ٹیکرے پر رہتا تھا وہ تمیمی کہتا ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے قسم بخدا ہم کو شہادت امام حسینؑ پر آگاہی نہ ہوئی یہاں تک کہ عاشور محرم گزر گیا تو اس دن آیا۔ میں ایک دن اسی ٹیکرے پر بیٹھا ہوا تھا کہ ناگاہ ایک شخص کی میں نے آواز سنی وہ کچھ کہہ رہا تھا مگر اس کا جسم دکھائی نہ دیتا تھا میں نے اس سے

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

حرام ہے اور مستحب ہے اس کو بدلیل ثابت کیا ہے۔ الغرض اس کتاب میں
لکھتے ہیں۔ ان ورود افواج الجن فی الطف کان بعد غربتہ
ولعل المراد منہ انہ لم یبق من اقربائہ وانصارہ
احد واستاذنوا منہ المبارزۃ فلم یاذن لھم وقال
انکم ترونھم وھم لا یرونکم قالوا الجن فنتشکل بصورۃ
الاناس ونحاربھم کحرب الانسان فان قتلنا کنا
من المستشھدین بین یدیک قال اذن قد فقدت
لذۃ العیش واشتقت الی لقاء اللہ وتیقنت الیوم
بشھادتی۔ جن کی فوج کربلا میں اُس وقت پہونچی جس وقت جناب
امام حسینؑ کو غربت نے گھیر لیا تھا۔ شاید مراد غربت سے یہ ہے کہ
اس وقت کوئی اہلبیت اور انصار میں سے باقی نہ رہا۔ جن حاضر ہوئے
اور حضرت سے اجازت طلب کی کہ آپ کے دشمنوں سے لڑیں۔ پس
آپ نے ان کو اجازت نہ دی اور فرمایا کہ میرے نزدیک یہ بات
پسند نہیں ہے کہ تم ان کو دیکھتے ہو اور وہ تم کو نہیں دیکھ سکتے۔ جنات
نے عرض کی ہم آدمیوں کی شکل بن جائیں گے۔ اور وہی لڑائی لڑیں
گے جو آدمی آپس میں لڑتے ہیں۔ اگر ہم مارے گئے تو اُن لوگوں میں
داخل ہو جائیں گے جنھوں نے آپ کے ہمراہ شہادت پائی ہے حضرت
نے فرمایا کہ جو لوگ شہید ہو گئے اُن کے بعد اب لطف زندگی کا اُٹھ
گیا اور اشتیاق ملاقات پروردگار مجھ کو زیادہ ہے اور مجھے یقین
بھی ہو گیا ہے کہ آج میری شہادت ضرور ہونی چاہیے۔ (صلے منہ)
(۳) قال فی مثیر الاحزان و فی روایۃ ان طائفۃ من الجن

[illegible] سائحین فی الھواء حتی من لمن
[illegible] فی ھذا الیوم فان اذنت لنا لنھلک
[illegible] واحد فقال الحسین علیہ السلام
[illegible] اخالف امرا امرنی جدی رسول اللہ
[illegible] فلم یبق لنا شک فیما نظموہ فی المراثی ان زعفر
[illegible] زعفر الجن یوم عاشورا فلعلہ قد
[illegible] اخر لم یصل الینا اصل واکان
[illegible] الشاکین وکیف لا تبکی الملائکۃ والجن
[illegible] اعظمھا واعظم رزیتھا فی الاسلام۔
[illegible] کہ ایک گروہ جنوں کا طیارہ کہلاتے یعنی
[illegible] ہوا میں اڑتے ہوئے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کربلا
[illegible] دیکھا انھوں نے کہ جناب امام حسینؑ تنہا کیسے رنج و
[illegible] ہوئے ہیں۔ زمین پر آ گئے اور حضرت کی خدمت
[illegible] ہم چاہتے ہیں کہ آج ہم آپ کے انصار میں داخل
[illegible] اگر آپ اجازت دیں تو ہم آپ کے تمام دشمنوں کو آنِ واحد
[illegible] حضرت نے ان سے فرمایا کہ مجھے اس کی طاقت نہیں
[illegible] خلاف حکم اپنے نانا رسول اللہ کے میں کر سکوں۔
[illegible] کہ اب کچھ شک باقی نہیں رہا کہ جو کچھ مرثیوں میں
[illegible] زمانۂ حال کے مرثیہ گو نظم کرتے ہیں کہ زعفر جن
[illegible] کربلا میں آیا تھا۔ وہ صحیح ہے کیا عجب ہے کہ ان
[illegible] سے بتصریح نام زعفر جن کے یہ روایت پہنچی ہو۔

Presented by: https://jafrilibrary.com

جس کی اصل اب ہم کو معلوم نہیں ہے اور اب ہم کو اس روایت میں کسی طرح کا شک باقی نہیں ہے۔ اور ملائکہ اور جن کیونکہ نہ روئیں حالانکہ یہ بڑی معصیت ہے جس کا بہت بڑا اثر ہوا اور بڑا اثر اس کا اسلام میں پہونچا (ص ۱۷۳ و ۱۷۲ عین)

اس بحث کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ جنوں کا ماتم متواترات سے ہے اور سنی و شیعہ اس سوگواری کی برابر سے خبر دے رہے ہیں۔ مورخین محدثین، ارباب مقاتل کسی کو اس کی ترجمانی میں عذر نہیں ہے۔ زعفر جن کی روایت محققین شیعہ کی نظر میں مقبول ہے اور نظم و نثر میں ہر دور کے اہل قلم نے اس کو دہرایا ہے اور الواعظ نے سال گذشتہ کے محرم نمبر میں جو تعریف جن حوالۂ قلم کی تھی وہ ہرگز ناسخ قرآن اور مخالف احادیث نہیں بلکہ مسلمہ بین الفریقین ہے اور جنوں کے ہر صورت میں متشکل ہونے میں بجز مخاطب قمقام کے کسی ذمہ دار شخص نے فریقین میں آج تک عذر نہیں کیا۔ طبرسی علیہ الرحمہ مجلسی طاب ثراہ میر باقر داماد قدس سرہٗ ایسی مقتدر ہستیوں کے اقوال گذرے۔ یوعلی سینا کا سا صاحب عقل و دماغ بھی مخالف نہیں ہے۔ عذر ہے تو جناب کے

ع
ہیچ کافر نہ کند انچہ مسلماں کردند

اگر کربلائے معلےٰ میں عرب مقام زعفر موجود ہے تو ایران میں بھی یہ آواز پہنچی ہے اور مشہد مقدس میں عشرہ کے غم انگیز دنوں میں شبیہیں اٹھتی ہیں ان میں زعفر کی بھی شبیہ ہے۔ نواب میر اسد علی خاں بگین پلی اپنے سفر نامہ میں لکھتے ہیں۔

عاشورہ کو مختلف دستے مثل تہرانیوں کا۔ یزدیوں کا۔ کرمانیوں

کا۔ اصفہانیوں کا۔ قفقازی ترکوں کا گروہ باقی ترکوں کا۔ سادات کا۔ علما کا واعظوں کا قصاب کا۔ فقرا کا۔ نانبائیوں کا علیٰ ہٰذا القیاس ہر ایک دستہ یکے بعد دیگرے صحن حرم میں آتے ہیں اور واقعہ کربلا کے متعلق ہر روایت کے بموجب شبیہ بناتے ہیں۔

مثلاً ایک پالکی ناتخت میں ایک انگریزی لباس پہنے ہوئے چاروں طرف دوربین اضطراب کے ساتھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ اور اس کے بعد ایک سر اٹھا کر اپنے رومال سے گرد و غبار صاف کرتا ہو یہ راہب کی شبیہ ہے ایک گروہ نوجوان بچوں کا زرد لباس پہنے مختلف اور مہیب اشکال میں پریشان جا رہا ہے۔ یہ زعفر جن اور اس کے گروہ کی شبیہ ہے۔ (عراق و ایران ص ۲۲ مطبوعہ شمس الاسلام پریس حیدر آباد)۔

آخر میں شکر باری کے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے میں اس مضمون کو مکمل ایک سال کے بعد ختم کرتا ہوں اور اس موضوع پر جو کچھ میرے سامنے تھا وہ سب دیانت کے ساتھ پیش کر دیا۔

وما علینا الا البلاغ

ماہنامہ الواعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ جلد ۳۵ نمبر ۱۵۹ بابت
ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹۵۲ء مطابق ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۱ھ
محرم سنہ ۱۳۷۲ھ

Presented by: https://jafrilibrary.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا صَاحِبَ الْعَصْرِ وَالزَّمَانِ اَلْمَدَدْ

قسم خدا کی بڑا نیک کام کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کا جو اہتمام کرتے ہیں

نادر کتاب

حسینؑ حسینؑ

مرتبہ و مؤلف
محمد وصی خاں

شخصیت امام عالیمقام پر حیرت انگیز معلوماتی تحقیقی بے مثال مضامین کا نایاب مجموعہ جس کو پہلی بار اس کتاب میں یکجا کیا گیا ہے، ہزاروں سال کی محنت، ہزاروں سال کا نچوڑ اور ہزاروں روپیہ کی کتابوں سے حاصل کیا ہوا مواد

ناشر
رحمت اللہ بک ایجنسی
بالمقابل بڑا امام بارگاہ، کھارادر، کراچی ۷۴۰۰۰
فون 2431577

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔

منجانب .

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com

Presented by: https://jafrilibrary.com